روزنامہ
الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 20 مارچ 2006ء 19 صفر 1427 ہجری 20 امان 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 61

قرآن پر غور کرو

حضرت عبیدہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اے اہل قرآن، قرآن پڑھے بغیر نہ سویا کرو اور اس کی تلاوت رات اور دن کو اس انداز میں کرو جیسے اس کی تلاوت کا حق ہے اور اس کو خوش الحانی سے پڑھو اور اس کے مضامین پر غور کیا کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

(الفردوس دیلمی جلد 5 صفحہ 298 دار الکتب العلمیہ بیروت۔ 1986ء طبع اول)

قرآن شریف پر تدبر کرو۔ یہ برکات کا سرچشمہ ہے

قرآن کریم کی برکات اور اس کی اتباع سے ملنے والے انوار کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ارشادات

سچی ہدایتوں پر مشتمل کتاب

’’اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے۔ یعنی حضرت محمد مصطفی ﷺ جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہاں میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعے سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پا کر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے‘‘۔ (براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 557)

قرآن کا حسن اور کمالات

’’قرآن شریف کی خوبیاں اور اس کے کمالات، اس کا حسن اپنے اندر ایک ایسی کشش اور جذب رکھتا ہے کہ بے اختیار ہو ہو کر دل اس کی طرف چلے آئیں۔ مثلاً اگر ایک خوشنما باغ کی تعریف کی جاوے اور اس کے خوشبودار درختوں اور دل کو تر و تازہ کرنے والی بوٹیوں اور روشوں اور مصفا پانی کی بہتی ہوئی ندیوں اور نہروں کا تذکرہ کیا جاوے، تو ہر ایک شخص کا دل چاہے گا کہ اس کی سیر کرے اور اس سے حظ اٹھاوے اور اگر یہ بھی بتایا جاوے کہ اس میں بعض چشمے ایسے جاری ہیں جو امراض مزمنہ اور مہلکہ کو شفا دیتے ہیں تو اور بھی زیادہ جوش اور طلب کے ساتھ لوگ وہاں جائیں گے۔ اسی طرح پر قرآن شریف کی خوبیوں اور کمالات کو اگر نہایت ہی خوب صورت اور مؤثر الفاظ میں بیان کیا جاوے، تو روح پورے جوش کے ساتھ اس کی طرف دوڑتی ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد اول ص 282)

قرآن محبوب الٰہی بناتا ہے

’’فرقان مجید باوجود ان تمام کمالات بلاغت و فصاحت و احاطۂ حکمت و معرفت ایک روحانی تاثیر اپنی ذات بابرکات میں ایسی رکھتا ہے کہ اس کا سچا اتباع انسان کو مستقیم الحال اور منور الباطن اور منشرح الصدر اور مقبول الٰہی اور قابل خطاب حضرت عزت بنا دیتا ہے اور اس میں وہ انوار پیدا کرتا ہے اور وہ فیوض غیبی اور تائیدات لاریبی اس کے شامل حال کر دیتا ہے کہ جو اغیار میں ہرگز پائی نہیں جاتیں اور حضرت احدیت کی طرف سے وہ لذیذ اور دلآرام کلام اس پر نازل ہوتا ہے جس سے اس پر دمبدم کھلتا جاتا ہے کہ وہ فرقان مجید کی سچی متابعت سے اور حضرت نبی کریم ﷺ کی سچی پیروی سے ان مقامات تک پہنچایا گیا ہے کہ جو محبوبان الٰہی کے لئے خاص ہیں ...... یہ تاثیرات فرقان مجید کی سلسلہ وار چلی آتی ہیں اور جب سے کہ آفتاب صداقت ذات بابرکات آنحضرت ﷺ دنیا میں آیا اسی دم سے آج تک ہزارہا نفوس جو استعداد اور قابلیت رکھتے تھے۔ متابعت کلام الٰہی اور اتباع رسول مقبول سے مدارج عالیہ مذکورہ بالا تک پہنچ چکے ہیں اور پہنچتے جاتے ہیں‘‘۔ (براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 528)

قرآن شریف پر تدبر کرو

’’قرآن شریف پر تدبر کرو۔ اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بہ تازہ ملتے ہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 102)

برکات الٰہی نازل ہوتی ہیں

’’لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کے اتباع سے برکات الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے۔ خدائے تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اترتے ہیں۔ اور معارف اور نکات ان کے مونہہ سے نکلتے ہیں۔ ایک قوی توکل ان کو عطا ہوتی ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے......وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی در و دیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے‘‘۔

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد 2 ص 79)

ہر مرض کا علاج

’’یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو۔ اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو‘‘۔ (ملفوظات جلد 5 ص 102)

کامل رہنما

’’سب سے سیدھی راہ اور بڑا ذریعہ جو انوار یقین اور تواتر سے بھرا ہوا اور ہماری روحانی بھلائی اور ترقی علمی کے لئے کامل رہنما ہے قرآن کریم ہے۔ جو تمام دنیا کے دینی نزاعوں کے فیصل کرنے کا متکفل ہو کر آیا ہے۔ جس کی آیت آیت اور لفظ لفظ ہزارہا طور کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے اور جس میں بہت سا آب حیات ہماری زندگی کے لئے بھرا ہوا ہے اور بہت سے نادر اور بیش قیمت جواہر اپنے اندر مخفی رکھتا ہے۔ جو ہر روز ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ یہی ایک عمدہ محک ہے جس کے ذریعہ سے ہم راستی اور ناراستی میں فرق کر سکتے ہیں‘‘۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 381)

موعود اقوام کا علاقہ۔ صحف سماوی کی روشنی میں

مرتبہ: عبدالسمیع خان

مشرق

حضرت عبداللہ بن حارث الزبیدیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

مشرق سے ایسے لوگ نکلیں گے جو مہدی کی راہ ہموار کریں گے اور اس کے غلبہ کے لئے کام کریں گے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی حدیث نمبر 4078)

(ینابیع المودہ جلد 3 ص 91، شیخ سلیمان بن ابراہیم طبع دوم مکتبہ عرفان۔ بیروت)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ

آل محمد میں سے ایک مرد مشرق سے ظاہر ہوگا اور اس کی خوشبو کستوری کی طرح مغرب میں پھیل جائے گی اور ایک ماہ تک رعب اس کے آگے چلے گا۔

(بحارالانوار جلد 13 ص 173)

حضرت یسعیاہؑ کی پیشگوئی ہے۔

کس نے صادق کو مشرق سے برپا کیا اسے اپنے نقش قدم پر چلنے کے لئے بلایا۔ قوموں کو اس کے سامنے رکھا اور بادشاہوں کو اس کے زیر حکومت کر دیا۔

(یسعیاہ۔ باب 2:41)

حضرت حزقیلؑ اپنے ایک رویا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

کیا دیکھتا ہوں کہ اسرائیل کے خدا کی تجلی مشرق کی راہ کی طرف سے آئی اور اس کی آواز آب کثیر کے شور کی سی تھی اور زمین اس کی تجلی سے منور ہوگئی۔

(حزقیل 2:41)

عجم

آخرین منھم کی تفسیر میں امام باقر سے روایت ہے کہ وہ آخرین عجمی لوگ ہوں گے اور عربی میں گفتگو نہیں کریں گے۔

(تفسیر صافی جلد 2 تفسیر سورۃ الجمعہ ص 698)

حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ قائم کے ساتھیوں کی تعداد 313 ہے جو عجمیوں کی اولاد ہیں۔

(بحارالانوار جلد 13 ص 195)

شیعہ لٹریچر کے مطابق ایک صالح عابد شخص شیخ حسن العراقی نے بھی امام مہدی سے ملاقات کی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ امام مہدی نے عجمیوں کی طرح پگڑی باندھی ہوئی تھی۔

(غایۃ المقصود جلد 2 ص 81 سید علی حائری مطبع شمس الھند)

حضرت ابن عربی وزراء مہدی کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ

خدا کا ایک عظیم الشان خلیفہ زمین کو عدل سے بھر دے گا اس کے ساتھ سب عجمی ہوں گے اور ان میں کوئی عربی نہیں ہوگا۔

(فتوحات مکیہ جلد 3 ص 365 باب 366)

(ینابیع المودہ جلد 3 ص 133)

فارس

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا تو سلمان فارسیؓ کی قوم میں سے ایک شخص اسے واپس لے آئے گا۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعہ حدیث نمبر 4518)

(تفسیر صافی جلد 2 ص 698 از محمد بن مرتضیٰ مکتبہ اسلامیہ طہران)

سمرقند و بخارا

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

ایک شخص ماوراء النہر (سمرقند و بخارا) کے علاقہ سے نکلے گا جو حارث یا حراث (زمیندار) کہلائے گا۔ اس کے لشکر کا سردار منصور کہلائے گا۔

(سنن ابوداؤد کتاب المہدی باب ذکر المہدی حدیث نمبر 3739)

(ینابیع المودہ جلد 3 ص 87)

شرق دمشق

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو مبعوث کرے گا اور وہ دمشق کے مشرقی جانب منارہ بیضاء کے قریب نازل ہوں گے۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر 5228)

ہندوستان

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

میری امت کے دو گروہ ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے آگ سے آزاد کر دیا ہے۔ ایک گروہ وہ ہے جو ہندوستان سے جنگ کرے گا اور دوسرا گروہ عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ ہوگا۔

(سنن نسائی کتاب الجہاد باب غزوۃ الھند حدیث نمبر 3124)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

ایک جماعت ہندوستان میں جہاد کرے گی جو امام مہدی کے ساتھ ہوگی جس کا نام احمد ہوگا۔

(النجم الثاقب جلد 2 ص 134۔ لاہور۔ 1310ھ)

حضرت محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں:

هو السيد المهدی من آل احمد
هو الصارم الهندی حين يبيد
هو الشّمس يجلوا كل غم و ظلمة
هو الوابل الوسمی حين يجود

وہ سردار مہدی آل احمد یعنی رسول اللہ ﷺ کی روحانی نسل سے ہوگا۔ وہ ہندوستانی تلوار ہے جو دشمن کو ختم کر دے گی۔ وہ سورج کی مانند دہریت کے اندھیروں کو ختم کرے گا اور وہ اس برسات کی مانند ہوگا جو وقت پر ہوتی ہے۔

(الفتوحات المکیہ جلد 3 ص 328 مطبوعہ دار صادر بیروت)

شیعہ لٹریچر کے مطابق ابو سعید غانم ھندی نے امام مہدی سے ملاقات اور گفتگو کی۔ آخر میں کہتے ہیں کہ یہ ساری گفتگو ہندوستانی زبان میں ہوئی۔

(صافی شرح اصول کافی کتاب الحجۃ باب مولد صاحب الزمان جلد 3 حصہ 2 ص 304۔ ملا خلیل۔ مطبع فیض لکھنؤ)

ہندوستان کے ایک خدا رسیدہ بزرگ نعمت اللہ ولیؒ زمانہ (560ھ) نے آنے والے موعود کی پیشگوئی کرتے ہوئے اشعار میں فرمایا:

ہندوستان میں اور اس کے کناروں میں بڑے بڑے فتنے اٹھیں گے اور جنگ اور ظلم ہوگا۔ امیر غریب اور فقیر امیر ہو جائے گا۔ ہندوستان کی پہلی بادشاہی جاتی رہے گی اور نیا سکہ چلے گا۔ تب مہدی اور عیسیٰ آئے گا۔

(اربعین فی احوال المہدیین۔ مطبوعہ 1268ھ)

پنجاب

ایک مشہور بزرگ پیر صاحب کوٹھہ والے نے فرمایا کہ وہ موعود پیدا ہو گیا ہے، اب اس کا زمانہ ہے اور اس کی زبان پنجابی ہے۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 ص 144)

نواح بٹالہ

باوا نانک نے ایک گورو کے بارہ میں پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا:

وہ جٹ زمیندار ہوگا اور نواح بٹالہ میں آئے گا۔

(جنم ساکھی بھائی بالا والی وڈی ساکھی ص 251 مفید عام پریس لاہور)

کدعہ۔ کرعہ

مہدی ایک ایسی بستی سے نکلے گا جسے کدعہ کہا جائے گا۔

(جواہر الاسرار قلمی ص 56 شیخ حمزہ علی الطّوسی)

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف والے فرماتے ہیں کہ کدعہ دراصل قادیان کا معرب یعنی اس کی عربی شکل ہے۔

(اشارات فریدی حصہ سوم ص 70 از رکن الدین مطبع مفید عام آگرہ 1320ھ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

مہدی ایک ایسی بستی سے نکلے گا جسے کرعہ کہا جائے گا۔

(بحارالانوار جلد 13 ص 23,19)

(ینابیع المودہ جلد 3 ص 110)

قرب دریا

ہندوؤں کے مقدس اتھرو وید میں لکھا ہے۔

بڑی طاقت سے دنیا میں ظاہر ہونے والا اور انسانوں کے آرام کے لئے خود تکلیفیں برداشت کرنے والا کرشن بھگت اپنے بھگتوں میں قریبی ساتھ والے دریا کے قریب سے ظاہر ہوگا۔

(اتھرو وید۔ سوکت 137 شلوک 7)

قدون

اتھرو وید میں لکھا ہے۔

انسانوں کی روحوں کو حرکت دینے کے لئے ایک نیا انسان صداقت کی تعریف کرے گا اور اس رشی کا بہادری دکھانے کا مقام قدون ہوگا۔

(اتھرو وید کانڈ نمبر 20 سوکت 97,69,50 منتر نمبر 3)

قادیان

مولوی عبداللہ غزنوی صاحب نے پیشگوئی کی:

ایک نور آسمان سے قادیان کی طرف نازل ہوا مگر افسوس کہ میری اولاد اس سے محروم رہ گئی۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 479)

کریم بخش جمالپوری نے موکد بعذاب حلف اٹھا کر مجذوب میاں گلاب شاہ کی یہ پیشگوئی بیان کی کہ وہ آنے والا...... جوان ہو گیا اور قادیان میں ہے جو بٹالہ کے پاس ہے اور اس کا نام غلام احمد ہے۔

(نشان آسمانی۔ روحانی خزائن جلد 4 ص 381 تا 384 تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 ص 149)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

حضرت مسیح موعود کے مقولے۔ کم الفاظ مفید مطالب

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی زبان سے۔ تقریر جلسہ سالانہ 1935ء

سب سے اول میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں۔ کہ اس نے اپنے فضل سے پھر مجھے یہ توفیق دی۔ کہ میں یہاں کھڑا ہو کر احباب کو کچھ ذکر حبیب سناؤں۔ یہ سال مجھ پر ایسی بیماری کا گزرا ہے۔ کہ اکثر حصہ اوقات کا رات اور دن مجھے بستر پر لیٹے گزارنا پڑا ہے۔ اور بعض ایام شدید درد کی تکلیف میں گزرے۔ بہت سی ادویہ انگریزی اور یونانی اور ویدک استعمال کی گئیں۔ اور مختلف طریقے علاج کے برتے گئے۔ جن سے گاہے عارضی فائدہ ہو جاتا تھا۔ مگر مستقل فائدہ نہ ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ ایک شب میری زبان پر لفظ مالکنگنی جاری ہوا۔ اور تفہیم ہوئی کہ یہ میری مرض کا علاج ہے۔ صبح کے وقت حضرت میر مہدی حسین صاحب جو حضرت مسیح موعود کے پرانے رفقاء اور خدام میں سے ہیں۔ بیمار پرسی کے واسطے تشریف لائے۔ ان سے میں نے اس کا ذکر کیا۔ حسن اتفاق سے ایک نو احمدی جو ان دنوں قادیان آئے ہوئے تھے۔ وہ بھی اسی وقت ملنے کے لئے آ گئے۔ اور انہوں نے یہ بات سن کر کہا۔ کہ میں کچھ ویدک طباعت کرتا ہوں۔ اور ہمارے طریق علاج کی رو سے مالکنگنی کا تیل سوزش پیشاب کے واسطے دیا جاتا ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے میں نے گجرات میں ایک بیمار کو یہ تیل دیا تھا۔ اور وہ اچھا ہو گیا۔ اور وہ تیل ابھی میرے پاس موجود ہے۔ میں لے آتا ہوں۔ وہ اسی وقت گئے اور تیل لے آئے۔ میں نے سوچا۔ کہ رات اس علاج کا بتایا جانا اور صبح اس شخص کا آنا عین ایسے وقت جبکہ اس کا ذکر کر رہا تھا اور پھر تیل کا اس کے پاس موجود ہونا اور فوراً لا دینا یہ سب باتیں اتفاقی نہیں۔ بلکہ منشائے الٰہی کے ماتحت معلوم ہوتی ہیں۔ پس میں نے نو (احمدی) بھائی کے بتلانے کے مطابق دہی پر ڈال کر اس کے تین قطرے کھائے۔ اور بڑھا کر بعض دن چھ قطرے تک بھی کھائے۔ اس دوائی سے سوزش کم ہونے لگ گئی۔ اور اگرچہ اب بھی کسی کسی دن تکلیف ہو جاتی ہے مگر بہ نسبت سابق بہت آرام ہے۔ اور اب میں دفتر اور بیت الذکر جا سکتا ہوں۔ مگر زیادہ چل پھر نہیں سکتا۔

میری عمر 11 جنوری 36ء کو پورے 64 سال ہو جائے گی۔ بچپن سے میرے قویٰ جسمانی کمزور چلے آتے ہیں اور میں ہمیشہ نحیف البدن اور بعض بیماریوں میں گرفتار۔ میں کبھی خیال نہ کرتا تھا۔ کہ میں اس عمر کو پہنچوں گا۔ مگر میرا یقین ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ جو میں اس وقت تک زندہ ہوں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود بیت مبارک میں بیٹھے تھے۔ چند اور احباب موجود تھے۔ بیت ہنوز اپنی پہلی حالت میں چھوٹی سی تھی۔ جس میں ایک صف میں بمشکل 6 آدمی کھڑے ہو سکتے تھے۔ ان دنوں مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کچھ بیمار رہتے تھے۔ کسی نے عرض کیا۔ حضور مولوی صاحب بیمار ہیں۔ ان کی نسبت فکر ہو رہی ہے۔ حضور نے فرمایا مجھے تو مفتی صاحب کی فکر رہتی ہے۔ یہ بہت دبلے پتلے ہیں یہ حضور کی فکر تھی۔ یا بالفاظ دیگر دعا اور توجہ تھی۔ جس نے مجھے اتنی عمر عطا کی۔ پس میری زندگی بھی حضرت مسیح موعود کا معجزہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے شکر کے بعد مجھے اپنے احباب کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے۔ جنہوں نے میرے واسطے دردِ دل سے دعائیں کیں۔ اور اب بھی کر رہے ہیں۔ اور جس قدر مجھے آرام ہوا۔ میں یقین کرتا ہوں۔ کہ یہ کسی کے دردِ دل کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اور ان احباب کا شکریہ ہے۔ جنہوں نے ضروریات معالجہ میں امداد کی اور ادویہ بنا کر یا خرید کر بھیجیں۔ یا نسخہ جات روانہ کئے۔ میں ان سب کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں۔ رمضان میں ان سب کے واسطے دعائیں کی ہیں۔ رمضان سے قبل بھی کی ہیں۔ اور آئندہ بھی انشاء اللہ کروں گا۔ ہر ایک بھائی یا بہن جس نے مجھے اپنے کسی مقصد کے واسطے دعا کے لئے لکھا یا کہا ہے۔ اس کا مقصد دعاؤں میں میرے پیش نظر ہے۔ بہت سے دوستوں کے خطوط بھی آئے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں عاجز کی دعاؤں کو قبول کیا۔ اور ان کی مرادیں پوری ہوئیں۔

حضرت مسیح موعود کے مقولے

ذکر حبیب کے کئی ایک پہلو ہیں۔ میں نے حضرت مسیح موعود کے جو حالات خود دیکھے اور سنے ہیں۔ ان پر ایک مفصل کتاب لکھ کر اس کا مسودہ ناظر صاحب تالیف و تصنیف کے سپرد کر دیا ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر کے متعلق بھی ایک کتاب لکھ کر ناظر صاحب کے سپرد کی گئی ہے۔ ان کے علاوہ میں اپنے دعوت الی اللہ کے حالات پر بھی ایک کتاب تیار کرنے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ ذکر حبیب کے مختلف پہلوؤں میں سے اس سال کے واسطے میں نے یہ سوچا ہے۔ کہ میں ان مختصر فقرات کو جمع کر کے آپ احباب کو سناؤں جو حضرت مسیح موعود اپنی گفتگو میں بارہا بطور مقولہ فرمایا کرتے تھے۔ مقولہ اس مختصر کلمہ کو کہتے ہیں۔ جو تھوڑے الفاظ میں بہت سے مفید مطالب اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور بطور ضرب المثل گفتگو یا تحریر میں اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض پہلے بزرگوں کے اقوال ہیں۔ بعض حضرت مسیح موعود کے اپنے غور و خوض کا نتیجہ تھے۔ اور بعض الہامی فقرات تھے۔ ایسے 23 مقولے میں نے آج کے مضمون کے واسطے جمع کئے ہیں۔

تلامیذ الرحمٰن

(1) ”انبیاء تلامیذ الرحمٰن ہوتے ہیں۔“

یہ مقولہ عموماً حضرت مسیح موعود ایسے وقتوں میں بولا کرتے تھے۔ جبکہ سلسلہ کے واسطے کوئی مفید تحریک آپ جاری کرتے تھے۔ گو اس کے واسطے صریح طور پر کوئی خاص الہام نہ ہوا ہوتا تھا۔ تاہم جو کچھ خدا تعالیٰ آپ کے دل میں ڈالتا وہی آپ کرتے۔ اور خدام کو کرنے کے واسطے کہتے تھے۔ آپ اپنی حرص و خواہش سے نہ بولتے تھے۔ بلکہ آپ کا سب کلام وحی الٰہی کے ماتحت تھا۔ فرمایا کرتے تھے۔ میرے دل میں جن باتوں کی تحریک ہوتی ہے۔ وہ منجانب اللہ ہوتی ہے۔ انبیاء اللہ تعالیٰ کے شاگرد ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے سکھانے سے وہ ہر کام کرتے ہیں یہی وجہ ہے۔ کہ زبردست دشمنوں کے مقابلہ میں باوجود ظاہری کمزوریوں کے اور باوجود دنیوی اسباب کے نہ ہونے کے وہ کامیاب اور بامراد ہوتے ہیں۔ اور ان کے دشمن ذلیل اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس کی مثالیں ہم نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں بہت دیکھی ہیں۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ اس کا ایک نمونہ ان ایام میں آپ لوگوں نے بھی دیکھا اللہ تعالیٰ نے جن بزرگوں کو انبیاء کا جانشین بنایا ہے۔ ان کی حفاظت اور رہنمائی بھی وہ خود ہی کرتا ہے۔ شر اور فساد کے خوفناک طوفان بے تمیزی میں سے جس صفائی کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احمدیت کی کشتی کو چلایا ہے۔ یہ آپ ہی کا کام تھا۔

انتہائی درجہ کے شورہ پشت فسادات کے عادی اور ایجی ٹیشن کے فن کے ماہرین کا مقابلہ تھا۔ گورنمنٹ کا مقابلہ بھی تھا۔ جماعت کے ساتھ اس کے دکھ میں ہمدردی بھی کی۔ اور جماعت کے صبر و سکون کو بھی قائم رکھا۔ اللہ اللہ۔ یہ قوت یہ شجاعت یہ دانائی۔ یہ تدبیر۔ یہ حکمت یہ ہمت جو اس مصیبت اور دکھ کے وقت ہمارے جہاز کے کپتان نے دکھائی۔ وہ انسانی طاقت نہیں بلکہ الٰہی راہنمائی کا ایک زندہ نشان ہے۔ اگر حضرت محمود میں جو سراپا محمود ہیں کوئی اور حسن نہ بھی ہوتا تو یہی ایک امر کہ کس خوبی اور بہادری سے آپ نے ایسے مشکل وقت میں راہنمائی کی۔ اور اس میں کامیابی حاصل کی۔ اس امر کے واسطے کافی دلیل ہے۔ کہ آپ کی خلافت فی الحقیقت منشائے الٰہی کے ماتحت ہے۔ کاش ہمارے لاہوری دوست اسی سے فائدہ اٹھائیں۔ اور بیعت خلافت میں آ جائیں۔ تو ہم خوشی سے کہیں۔ کہ صبح کا بھولا شام کو آیا۔ اسے بھولا نہ سمجھو۔

بچھڑے بھائیوں کو نصیحت

غیر مبائع دوستوں کے ذکر میں ایک بات یاد آئی ہے مجھے ایک دوست نے بتلایا ہے۔ کہ پیغام صلح کے ایک تازہ پرچہ میں مرزا یعقوب بیگ صاحب نے لکھا ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کابلی مرحوم نے اپنی زندگی میں ایک کشف بتلایا تھا۔ کہ میں نے حضرت مسیح موعود کو آسمان پر دیکھا ہے۔ اور مفتی محمد صادق صاحب کو بھی آسمان پر دیکھا ان کو سوچنا چاہئے۔ کہ یہ دونوں آسمان پر بسنے والے تو قادیان میں موجود ہیں۔ پھر آپ احباب کیوں قادیان سے روگرداں ہوئے۔

تقطع الی اللہ

(2) حضرت مسیح موعود کا دوسرا مقولہ جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ بزبان پنجابی یہ ہے۔

یا توں لوڑ مقدمیں یا اللہ نُوں لوڑ

اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ یا تو تم خدا کی تلاش کرو۔ یا اپنے دنیاوی مقدمات کرو۔ ایک ہی وقت میں انسان دو طرف مصروف نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ دنیاداری کے دھندوں میں غرق ہو جاتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کو نہیں پا سکتے۔ خدا تعالیٰ کو پانا کچھ قربانی چاہتا ہے۔ یہ فقرہ ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔

”کوئی نوکر دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ یا ایک سے مخالفت کرے گا۔ اور دوسرے سے دوستی۔ یا ایک کو مانے گا اور دوسرے کو ناچیز جانے گا۔ تم خدا اور مخلوق دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے۔

(لوقا باب 16 آیت 13)

حضرت مسیح موعود ان لوگوں کے ذکر میں یہ کلمہ لایا کرتا تھے۔ جو اپنے دنیاوی دھندوں میں ایسے منہمک ہوتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کو، اس کے احکام کو بھول جاتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ ہمیں کیوں روحانی ترقی حاصل نہیں ہوتی۔

کلید حل مشکلات

3۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے۔

”نماز مشکلات سے بچنے کی چابی ہے۔“

1904ء کا واقعہ ہے۔ مجھ پر ایک لمبی بیماری آئی۔ ہر وقت ہلکا ہلکا بخار رہتا۔ کسی وقت زیادہ بھی ہو

جاتا۔ ان دنوں حضرت مسیح موعود نے مجھے اور میرے اہل وعیال کو اپنے مکان کے ایک حصہ میں رہنے کو جگہ دی ہوئی تھی۔ ایک دن بیماری کی گھبراہٹ اور تکلیف مجھے ایسی ہوئی۔ کہ گویا آخری وقت ہے۔ میری بیوی میری اس حالت کو دیکھ کر برداشت نہ کرسکی۔ اور روتی چیختی حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ فوراً اٹھے۔ اور وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو گئے۔ اور ہنوز نماز میں ہی تھے۔ کہ میری حالت سنبھل گئی۔ اور تندرستی کی طرف مائل ہوگئی۔ پھر آہستہ آہستہ بالکل شفا ہوگئی۔

فرمایا کرتے تھے۔ کہ نمازوں کے اندر دعائیں کرو۔ اور اپنی زبان میں بھی دعائیں کیا کرو۔ قبولیت کا سب سے بہتر وہی وقت ہوتا ہے۔ جبکہ انسان نماز کے اندر ہو۔ ایک دفعہ حضور نے فرمایا۔ بعض لوگ نماز کے اندر تو دعا کرتے نہیں۔ جب نماز ختم ہو جاتی ہے۔ تو بعد میں دعائیں کرنے لگتے ہیں۔ ان لوگوں کی مثال ایسی ہی ہے۔ کہ کوئی شخص الٹے کو الٹا دے۔ پہیے اوپر کی طرف کردے۔ چھتری نیچے کی طرف۔ اور پھر گھوڑا جوڑ کر الٹا چلانا چاہے۔

ایسا ہی ایک دفعہ حضور نے ایسے شخص کی مثال یوں دی کہ ایک شخص بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوا۔ مگر خاموش کھڑا رہا۔ کچھ عرض نہ کیا۔ جب دربار کی چار دیواری سے باہر نکل آیا۔ تو پھر پکارنے لگا۔ کہ میری یہ بھی درخواست ہے۔ اور وہ بھی خواہش ہے۔ جو عین درخواست کا وقت تھا۔ اس وقت سے اس نے فائدہ نہ اٹھایا۔ تو اب اس کی درخواستیں کون سنتا ہے۔

مانگنا موت ہے

4۔ فرمایا کرتے۔ "جو منگے سو مر رہے۔ مرے سو منگن جا"

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مانگنا اور موت اختیار کرنا برابر ہے دعا کو اپنے کمال تک پہنچانا بھی ایک قسم کی موت اختیار کرنا ہوتا ہے۔ دعا اللہ تعالیٰ کے حضور میں ایسے خشوع اور خضوع اور زاری اور عاجزی کے ساتھ ہونی چاہئے۔ کہ گویا انسان اپنے اوپر موت وارد کرنے لگا ہے۔ ایسی دعا کی قبولیت یقینی ہوتی ہے۔ یہ مقولہ حضرت مسیح موعود ایسے موقعہ پر فرمایا کرتے تھے۔ جبکہ آپ انسان کے لئے دعا کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف پوری یکسوئی اور کامل توجہ ہونے کی ضرورت کا اظہار فرماتے تھے۔

دلی بات کا اثر

5۔ فرماتے

"سخن کز دل بروں آید
نشیند لاجرم بر دل"

جو بات دل سے نکلتی ہے۔ وہ دل پر جا کر اثر کرتی ہے۔ یہ مقولہ حضور ایسے موقع پر فرمایا کرتے تھے جبکہ مبلغ اور واعظ کے اندر اخلاص کی ضرورت پر آپ زور دیتے تھے۔ جو شخص خود ایک سچے امر پر یقین رکھتا ہے۔ اور درد دل کے ساتھ دوسروں تک وہ بات پہنچاتا ہے۔ اس کی بات کا ضرور اثر ہوتا ہے۔

حفظ مراتب ضروری ہے

6۔ "گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی" اگر تو مرتبہ کا لحاظ نہ رکھے گا تو تُو زندیق ہے۔ یعنی ہر ایک کی عزت اور عظمت اس کے مرتبہ کے مطابق ہونی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ انسان حدیث کو قرآن شریف پر فضیلت دے۔ اور رسول کا درجہ خدا سے بھی بڑا بنا دے۔ ہر ایک کی عزت اور عظمت اس کے مرتبہ کے مطابق کرنی چاہئے۔ نہ اس سے زیادہ کی جائے۔ اور نہ اس سے کم کی جائے۔

گوش زدہ

7۔ فرمایا کرتے تھے۔ "گوش زدہ اثرے وارد" جو حق بات کسی کے کانوں میں پڑ جاتی ہے۔ اس کا کچھ نہ کچھ اثر ہو ہی جاتا ہے۔ چاہئے۔ کہ تم اچھی باتیں لوگوں کو کہتے رہو۔ اور دعوت الی اللہ کرتے رہو۔ نیک نصیحت کا آخر اثر ہوتا ہے۔ آدمی کو چاہئے۔ کہ سناتا جائے۔ خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔ حضرت خلیفہ اول درس قرآن میں فرمایا کرتے تھے۔ دعوت الی اللہ کرنے کا طریق حضرت موسیٰؑ سے سیکھو۔ حضرت موسیٰؑ نے فرعون کو کہا۔ کہ میں رب العلمین کا رسول ہوں۔ فرعون نے کہا۔ رب العلمین کون ہے۔ اس وقت کے بادشاہ بھی رب کہلاتے تھے۔ اور اپنے آگے لوگوں سے سجدہ کرایا کرتے تھے۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا۔ رب العلمین وہی ہے۔ جو آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے۔ اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے۔ ان کا بھی رب ہے۔ فرعون نے اپنے درباریوں کو ہنستے ہوئے مخاطب کیا۔ اور کہا۔ سنتے ہو۔ کیا کہتا ہے۔ یعنی ایک بیہودہ بات کر رہا ہے۔ مگر حضرت موسیٰؑ نے کچھ پرواہ نہ کی۔ اور پھر کہا۔ وہی جو تمہارا بھی رب ہے۔ اور تمہارے پہلے باپ دادوں کا بھی رب ہے۔ اس پر فرعون نے پھر اپنے درباریوں کو کہا۔ یہ تو کوئی مجنون معلوم ہوتا ہے۔ اپنی ہی کہے جاتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے اس کی بھی پرواہ نہ کی۔ اور نہ اس بات کا کچھ جواب دیا۔ کہ میں مجنون نہیں۔ بلکہ پھر خدا کی تعریف شروع کی۔ وہ جو مشرق کا رب ہے۔ اور مغرب کا رب ہے۔ اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے۔ ان کا بھی رب ہے۔ اگر ہو تم عقل کرنے والے۔

خون جگر کھانے کی ضرورت

8۔

گویند سنگ لعل شود۔ در مقام صبر
آرے شود ولیک بخون جگر شود

کہتے ہیں۔ کہ پتھر بھی اگر صبر کے مقام پر پہنچ جائے۔ تو لعل بن جاتا ہے۔ یہ درست ہے۔ بے شک بن جاتا ہے۔ لیکن خون جگر سے بنتا ہے۔ اس کا بننا کوئی آسان کام نہیں۔ بڑی محنت سے انسان کمال کو پہنچتا ہے۔ اور جب کمال حاصل کر لیتا ہے۔ تبھی عزیز جہاں بنتا ہے۔ اسی سے یہ مثل بنی ہے

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

امریکہ میں ایک بڑے موجد ایڈیسن صاحب گزرے ہیں جنہوں نے بجلی کی روشنی ایجاد کی۔ مسٹر ایڈیسن نے بہت سی ایجادیں کی ہیں ایک ایک ایجاد پر وہ کئی کئی سال تک رات دن اس طرح غرق رہتے۔ کہ انہیں کھانا پینا اور میل ملاقات اور گھر کے آدمیوں کے تعلقات سب کچھ بھول جاتے۔ تب جا کر کہیں ایک ایجاد کا عقدہ ان پر کھلتا۔ جب میں امریکہ میں تھا۔ اس وقت وہ زندہ تھے۔ ایک دفعہ وہ اپنی ایجادات پر لیکچر دے رہے تھے۔ تو ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ مسٹر ایڈیسن یہ جو تم ایجاد کرتے ہو۔ وہ نئی بات اپنے دماغ سے نکالتے ہو۔ یا تمہیں خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔ مسٹر ایڈیسن نے جواب میں کہا:

سچ بات یہ ہے۔ کہ ہر ایک ایجاد مجھے الہام ہی سے حاصل ہوتی رہی ہے۔ لیکن یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ ایک الہام کے حاصل کرنے کے واسطے مجھے ننانوے بار پسینوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے بھی فرمایا ہے۔ کہ ایجادات کے خواہشمند جب رات دن ایک بات کی فکر میں مستغرق ہو جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے اس فکر اور غم کو ان کی دعا اور درخواست کا مقام دے کر ان پر بذریعہ الہام اس ایجاد کا طریق منکشف کر دیتا ہے۔

خدا تعالیٰ سے تعلق کی برکت

9۔ "جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اے بندے اگر تو میرا بن جائے۔ اور میرے احکام پر عمل کرے۔ اور مجھ سے کامل محبت کا تعلق پیدا کرلے۔ تو تمام مخلوق تیری ہی ہو جائے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ابتداءً خدا تعالیٰ کے پیاروں کی سخت مخالفت ہوتی ہے اور لوگ بڑے بڑے دکھ دیتے ہیں۔ لیکن بالآخر ان کی سچائی لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اور اکثر حصہ مخلوق کا ایک قدرتی کشش کے ساتھ ان کی طرف چلا آتا ہے۔ جو شخص خدا کا ہو جاتا ہے۔ اسے دنیا کی پرواہ نہیں ہوتی۔ دنیا ایک ایسی چیز ہے۔ کہ جو اس کا طالب ہوتا ہے۔ اس سے وہ بھاگتی ہے۔ اور جو اس کو لات مارتا ہے۔ اور اس سے بیزار ہوتا ہے۔ اس کے پیچھے دوڑتی ہے۔ اور اس کو چمٹتی ہے۔ پس انسان کو چاہئے۔ کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرے۔ اور خدا کا ہی بن جائے۔ اسی غرض کے واسطے یہ جماعت بنائی گئی ہے میں امریکہ میں تھا۔ تو ایک دفعہ یہ الفاظ میری زبان پر جاری ہوئے۔ "ربی تو میرا۔ میں تیرا۔ میں تیرا۔ تو میرا"۔

دنیا کے کام ختم نہیں ہوتے

10۔ "کار دنیا کسے تمام نکرد"۔ جب خدام حضرت مسیح موعود سے ملنے کے واسطے آتے تھے۔ اور رخصت چاہتے تھے۔ تو عموماً حضور اصرار کیا کرتے تھے۔ کہ چند روز اور ٹھہرو۔ اس میں عموماً حضرت مسیح موعود کا یہ منشاء ہوتا تھا۔ کہ چونکہ وہ زمانہ......تھا ممکن تھا۔ کہ وہ صاحب چند روز اور قیام کر کے کوئی نشان دیکھ لیں۔ یا ان کے حق میں کوئی الہام ہو جائے۔ یا ان کے واسطے کسی خاص دعا کا وقت مل جائے۔ اگر کوئی صاحب اپنے پچھلے کاموں کا ذکر کرتے کہ چند ضروری کام کرنے ہیں۔ اس واسطے واپس جانا ضروری ہے۔ تو فرمایا کرتے۔ "کار دنیا کسے تمام نکرد"۔ دنیا کے کام تو کسی سے ختم نہیں ہوتے۔ ہر ایک شخص جو مرتا ہے۔ وہ کئی ایک کام بیچ میں ہی چھوڑ کر مرجاتا ہے۔ جن کی نسبت اس کا خیال ہوتا ہے۔ کہ یہ کام بہت ضروری ہیں۔ اور ان کو جلدی کرنا چاہئے وہ کام درمیان میں ہی رہ جاتے ہیں۔ اور وہ شخص دنیا کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ "کار دنیا کسے تمام نکرد"۔

حواس انبیاء

(11)

فلسفی کو منکر حنانہ است
از حواس اولیا بیگانہ است

یہ مثنوی مولانا روم کا ایک شعر ہے۔ حضرت مسیح موعود اس کو اس موقعہ پر لایا کرتے تھے۔ جب یہ ذکر ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو بعض ایسی طاقتیں دے دیتا ہے۔ جو خارق عادت ہوتی ہیں۔ اور عام طور پر لوگوں میں نہیں پائی جاتیں۔ مثلاً آپ فرماتے تھے۔ کہ بعض دفعہ میں اپنے کمرے میں دروازے بند کئے ہوئے بیٹھا ہوتا ہوں۔ اور دوسرے کمرے کی اشیاء اس طرح دیکھ رہا ہوتا ہوں۔ کہ گویا کوئی دیوار درمیان میں حائل نہیں ہے۔ حنانہ اس ستون کا نام ہے۔ جس کے ساتھ پشت لگا کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ پیشتر اس کے کہ آپ کی مسجد میں کوئی منبر ہو۔ جب منبر تیار ہو گیا۔ اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس منبر پر بیٹھے۔ تو وہ ستون آپ کی جدائی میں رویا۔ اور صحابہ رسول نے اس رونے کو سنا۔ صاحب مثنوی اس واقعہ کی طرف اشارہ کرکے لکھتے ہیں۔ کہ فلسفی اس امر سے انکار کرتا ہے۔ کہ ستون رویا ہو۔ مگر وہ حقیقت سے بے خبر ہے۔ کیونکہ اولیاء اللہ کو جو حواس عطا کئے جاتے ہیں ان سے فلسفی بے خبر ہوتا ہے۔

دعا دل سے ہو

(12) فرمایا کرتے تھے۔ "صرف زبان سے کلمات کا تکرار کرنے میں برکت نہیں ہوتی۔ جب تک کہ دل بھی اس کے ساتھ نہ ہو۔ دعا کے وقت انسان کو چاہئے۔ کہ جو کلمات دعائیہ منہ سے نکالے۔ ان کے معنی اور مطلب کو سمجھتا ہو۔ اور اپنی دلی آرزو کے ساتھ ان کا مطالبہ اللہ تعالیٰ سے کرے۔ نہ کہ صرف لفظوں کو پڑھے۔ اور اس کی قلبی کیفیت اس کے مطالب سے

خالی ہو۔ ایسا پڑھنا بے اثر ہوتا ہے۔

موت کی تیاری

(13) ''غنیمت جان لو مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے''۔

یہ مقولہ عموماً آپ اس وقت فرمایا کرتے تھے۔ جبکہ آپ نے اس بات پر زور دینا ہوتا۔ کہ انسان کی زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ معلوم نہیں۔ کس وقت موت اچانک آ جائے۔ انسان کو چاہئے۔ کہ ہر وقت موت کے لئے تیار رہے۔

1890-91ء کے موسم سرما کا واقعہ ہے۔ جبکہ میں پہلی دفعہ قادیان آیا۔ اس وقت میں جموں ہائی سکول میں ٹیچر تھا۔ اور استاذی المکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول بھی اس وقت جموں میں بطور شاہی طبیب تھے۔ جس دن میں قادیان پہنچا۔ صرف ایک مہمان اور تھے۔ سید فضل شاہ صاحب۔ جن کے صاحبزادے ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب اب علی گڑھ کالج میں ملازم ہیں۔ پس اس شب ہم دو مہمان تھے۔ اور گول کمرہ ہمارا جائے قیام تھا۔ جو بیت مبارک کی سیڑھیوں کے پاس اب تک اسی ہیئت و صورت میں موجود ہے۔ رات اس کمرہ میں آرام کرنے کے بعد جب صبح سویرے حضرت مسیح موعود سیر کے واسطے تشریف لائے۔ تو سید صاحب اور حافظ حامد علی صاحب اور عاجز حضور کے ساتھ ہوئے۔ کھیتوں میں سے ایک چکر لگاتے ہوئے قادیان کی مشرق جانب ایک طرف سے جا کر دوسری طرف سے واپس آئے۔ راستہ میں میں نے سوال کیا۔ کہ گناہوں سے بچنے کا کیا ذریعہ ہے۔ حضور نے فرمایا۔ انسان طول امل نہ کرے۔ اور موت کو یاد رکھے۔ اس طریقہ سے گناہوں سے بچاؤ رہتا ہے۔

شرطِ عشق

14۔ حضرت مسیح موعود یہ شعر عام طور پر پڑھا کرتے۔

گر نہ باشد بدوست راہ بُردن
شرطِ عشق است در مطلب مردن

اگر آدمی کو دوست تک پہنچنے کا راستہ نہ ملے تب بھی عاشق صادق کا کام یہ ہے۔ کہ اس راستہ کی تلاش میں لگا رہے۔ اور اسی کی طلب میں جان دیدے۔ جب تک کہ انسان اپنی جان تک دینے کے واسطے طیار نہیں ہو جاتا وہ سچا عاشق اور طالب صادق نہیں کہلا سکتا۔ انسان کا کام ہے کہ وفاداری اختیار کرے۔ مقصد حاصل ہو یا نہ ہو۔ اس کی پرواہ نہ کرے۔ اپنی طرف سے برابر طلب میں لگا رہے۔

ہر حالت میں گزر ہو جاتی ہے

15۔ ''شب تنور گزشت و شب سمور گزشت''۔

سردیوں کی راتیں کسی نے تنور کے پاس بیٹھ کر اور آگ تاپ کر گزار دیں۔ جیسا کہ غرباء کا حال ہوتا ہے۔ اور کسی نے پوستین اور سمور پہن کر اپنے آپ کو گرم رکھا۔ دونوں کی رات گزر ہی جاتی ہے۔ اور وقت نکل جاتا ہے۔

یہ کلمات حضور اس وقت فرمایا کرتے تھے جبکہ آپ دنیا کی بے ثباتی اور دنیا کی اشیاء اور اموال میں کم تعلق رکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اور تاکید فرماتے تھے۔ کہ دنیا کی زندگی تو جس طرح بھی ہو گزر جائے گی۔ عاقبت کی فکر کرنی چاہئے۔ جو ہمیشہ کے لئے ہے۔

خداداری

16۔ حضرت مسیح موعود فرماتے

''خدا داری چہ غم داری''

یعنی خدا ہے تو پھر غم کس بات کا۔ ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کے ماتحت اور اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے لے لیتا ہے۔ اس کے دیئے ہوئے کو کوئی چھین نہیں سکتا۔ اور اس کے نہ دینے پر کوئی دے نہیں سکتا۔ جب انسان خدا کا ہو جائے تو پھر وہ تمام غموں سے آزاد ہو جاتا ہے۔

دعا سے کرامت

17۔ فرمایا کرتے ''سب کرامتوں کی اصل جڑ دعا ہے۔'' دعا ہی کے ذریعہ خارق عادت کام ہوتے ہیں۔ اور دعا ہی کے ذریعہ نشانات اور معجزات ظاہر ہوتے ہیں۔

فرماتے تھے ایک دفعہ مجھے خیال آیا کہ بخل تو جائز نہیں انسان کو نہیں چاہئے کہ کسی بات پر بخل کرے۔ لیکن اگر بالفرض بخل جائز ہوتا۔ تو میں کس چیز پر بخل کرتا۔ تب میں نے بہت غور کیا۔ دنیا کی کوئی شے مجھے ایسی محبوب نہ معلوم ہوئی۔ جس پر بخل کرنا میں روا رکھتا۔ نہ کوئی مال نہ کوئی دولت اور نہ کوئی نسخہ۔ لیکن میں نے سوچا کہ دعا ایک ایسی نعمت ہے اور اس کے برکات اور فیوض اور اس کی طاقت ایسی اعلیٰ ہے۔ اور یہ ایک ایسا قیمتی نسخہ ہے کہ اگر بخل جائز ہوتا۔ تو میں اس بات کے بتلانے میں بخل کرتا۔ کہ دعا کے ذریعہ ہر ایک مشکل حل ہو جاتی ہے۔ اور ہر ایک نعمت اور برکت حاصل ہو سکتی ہے۔

عاقبت اندیشی

18۔ فرماتے۔ ع

''مرد آخربین مبارک بندہ ایست''۔

جو مرد عاقبت اندیشی کرتا ہے۔ وہ آئندہ کے واسطے توشہ جمع کرتا ہے۔ صرف موجودہ حالت پر نگاہ نہیں رکھتا۔ بلکہ آئندہ کی ضرورتوں کو سوچتا ہے۔ وہ مبارک انسان ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے برکت دے گا۔ اور وہ دنیا کے آرام اور اموال کی نسبت بہت زیادہ راحت اور رحمت حاصل کرے گا۔

استقامت

19۔ حضرت مسیح موعود یہ فقرہ بھی اکثر استعمال فرماتے۔ کہ

''الاستقامۃ فوق الکرامۃ''

استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے۔ استقامت یہ ہے۔ کہ جب انسان ایک نیکی کو اختیار کرے۔ تو پھر اس پر قائم رہے۔ کسی نقصان کا خوف یا کسی کی مخالفت کا ڈر اسے اس نیکی کے کرنے اور جاری رکھنے سے روک نہ سکے۔

مخفی حالت

20۔ ''خبث نفس نگر در بسا لہا معلوم''

یہ کلمہ حضور ایسے موقعہ پر فرمایا کرتے جب کسی ایسے منافق یا کمزور کا ذکر ہوتا جس کا عیب اور مخفی عادتیں سالہا تک ظاہر نہ ہوں۔ مگر بالآخر وہ نمودار ہو جائیں۔ پبلک اس کی اصلی رنگ سے اس کی منافقت کی وجہ سے بےخبر رہے۔ مگر اس کے نفس کا خبث بالآخر اپنا آپ دکھائے۔

درد چاہیے

21۔ فرمایا کرتے۔

''اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب است''۔

اے خواجہ طبیب تو اب بھی موجود ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ کسی میں اتنا درد نہیں کہ وہ طبیب کی طبابت سے فائدہ اٹھا سکے۔ جب انسان میں صدق اور اخلاص ہو تو اس کے واسطے روحانیت میں ترقی کا ہمیشہ موقعہ موجود ہوتا ہے۔ لوگ اپنی اندرونی کمزوری ایمان کے سبب محروم رہ جاتے ہیں۔ ورنہ خدارسیدگی کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے۔ کوئی ایسا وقت نہیں۔ کہ انسان اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ترقی اور حصول مدارج کے سامان ہمیشہ موجود ہیں۔ انسان کو چاہئے کہ وہ غفلت میں نہ پڑے۔ اور معرفت اور یقین کے ساتھ آگے بڑھے۔

خاکساری

22۔ فرمایا کرتے تھے:۔

''خاک شو پیش ازاں کہ خاک شوی''

خاک ہونے سے پہلے خاک ہو جا۔ آخر انسان نے مر کر مٹی میں مل جانا ہے۔ چاہئے کہ زندگی میں ہی انسان خاکساری اختیار کرے۔ عاجزی اور انکساری کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ تکبر اور رعونت اور بڑائی ترک کر دے۔

کلید ترقیات

23۔ فرمایا کرتے:۔ ''استغفار کلید ترقیات روحانی ہے۔'' اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنا۔ اور اس سے پردہ پوشی چاہنا روحانیت میں ترقی کرنے کی چابی ہے غفر کے معنے ہیں ڈھانک دینا جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے اسباب پیدا کرتا ہے کہ انسان کے سب گناہ چھپ جاتے ہیں۔ اور ان کے عواقب سے وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔ عموماً حضرت مسیح موعود استغفار کے واسطے یہ کلمہ سکھاتے:۔ ''استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔'' یعنی میں اللہ تعالیٰ سے پردہ پوشی چاہتا ہوں جو میرا رب ہے۔ کہ تمام گناہوں سے میں بچ جاؤں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ یہ بھی فرمایا کرتے تھے۔ کہ انسان اپنی زبان میں خدا تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہے۔ کہ اس کے گناہ بخش جائیں۔ اور مٹائے جائیں۔ اور ان کے نتیجہ عذاب سے اسے بچایا جائے۔

دعا

بالآخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ ہم سب کو جو اس جلسہ میں شامل ہیں اور وہ جن کے دل میں شمولیت جلسہ کی تڑپ ہے مگر کسی مجبوری، بیماری یا دوری کے سبب سے شامل نہیں ہو سکے اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود کے اقوال و احکام پر عمل کر کے اپنی رضا مندیوں کے حصول کی توفیق دے۔ جلسہ کی برکات اور رحمتوں سے مالا مال کرے۔ اللہ کریم اپنے رحم سے ہماری پردہ پوشی فرمائے۔ ہمارے گناہ بخشے اور ہر شر اور دکھ اور فساد سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔ ساتھ ہی یہ گزارش ہے کہ احباب عاجز کی صحت اور خاتمہ بالخیر کے واسطے دعا کرتے رہیں۔ اور احباب مجھے اپنے مقاصد سے مطلع کرتے رہیں۔ تو میں انشاءاللہ ان کے واسطے دعا کرتا رہوں گا۔

(الحکم قادیان 14-21 جنوری 1936ء)

ڈینٹل سرجن
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب
بی ڈی ایس
فیصل آباد
صبح 9 سے 2 تک مجید کلینک گورونانک پورہ
شام 6 سے 10 تک احمد ڈینٹل سرجری ستیانہ روڈ پیپلز کالونی
ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
فون: 549093 موبائل: 0300-9666540

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
موسم سرما میں طاقت و توانائی کیلئے معیاری دوائیں
زد جام عشق، شباب آور موتی، نواب شاہی گولیاں، معجون فلاسفہ، تاخیری، روغن خاص
ہمدردانہ مشورہ کامیاب علاج
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6211434-6212434 Fax:047-6213966

نئی دنیا

زمانے کا مرکز ہے لا مذہبیت
کدورت کے چنگل میں آئی محبت
ہر اک آنکھ میں کھیلتی ہے شرارت
تم اس حسن مغرب کا جوبن اڑا دو
نئی اک محبت کی دنیا بسا دو

وہ موعود وقتِ معیّن پہ آیا
پلٹ دی توہّم کی آتے ہی کایا
یہ سب فیض ہم نے اسی در سے پایا
غزل معرفت کی جہاں کو سنا دو
نئی اک محبت کی دنیا بسا دو

تمہیں احمدیت سا جوہر ملا ہے
زمانے سے روشن مقدر ملا ہے
جہاں بھر کا لاثانی گوہر ملا ہے
ہر اک بزم اس نور سے جگمگا دو
نئی اک محبت کی دنیا بسا دو

وہی ہاں وہی نور افشاں تکلم
حیا داریوں کا سراپا تبسم
برستا تھا جس سے حجازی ترنم
وہ الفت کے خوابیدہ نغمے جگا دو
نئی اک محبت کی دنیا بسا دو

سنو گالیاں دیں کی باتیں سنا کر
دعا نیک ہو لب پہ دشنام پا کر
عدو کے ہر اک وار پر مسکرا کر
تم اس کے نشیمن پہ بجلی گرا دو
نئی اک محبت کی دنیا بسا دو

ثاقبؔ زیروی

ربوہ میں پہلا شادی ہال
کوثر ل گیسٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
گولبازار ربوہ
047-6212758
047-6212265
0300-7704354
0333-6569259
0333-6508342

احمد اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور شہر میں واقع تمام سوسائٹیوں میں پلاٹس کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
رابطہ: 30 فرسٹ فلور 25E-2 مارکیٹ واپڈا ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: ندیم احمد موبائل: 0333-4315502
042-5188844

طالب دعا: افضر کلیم، عرفان فہیم
192 لوہا مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
فون آفس: 7641102,7641202
فیکس: 7632188
Email:hadi@hadimetals.com

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے
سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس
شاپ نمبر 1، بلاک 6بی، سپر مارکیٹ اسلام آباد 44000-پاکستان فون آفس: 2877085
فیکس: 92-51-2872856 Email: supertailors@hotmail.com

WIDE ZONE INTERNATIONAL
IMPORTER & EXPORTER OF KNITTED FABRIC-GARMENTS STITCHING UNIT
SH. MOHAMMAD NAEEM-UD-DIN
Ph: 92-041-680067, 600362 Mob: 0300-9660632
Email: armd_pak@hotmail.com
580-A GHULAM MOHAMMAD ABAD, FAISALABAD.

فینسی زیورات کا مرکز
نیو احمد جیولرز
گلہ چوک شہیداں سیالکوٹ
فون شوروم: 052-4587659,4602042 فون رہائش: 4589024
طالب دعا: محمد احمد توقیر موبائل: 0300-6130779

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
سیفکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب نمبر کارپوریشن فیروز والا لاہور
فون فیکٹری 042-7963531
042-7963207

پلاٹ، کوٹھیاں، مربع جات، لاہور گوادر وغیرہ
علی اسٹیٹ
ALI
EXPORT & IMPORT
Rice & Bed sheets
SHAHKAR TRADERS.
HEAD OFFICE:459-G4,
JOHAR TOWN,LAHORE
TEL:92-42-5028290-91-5302046
Germany:tel 00496155823270
E-mail:alishahkar5@yahoo.com
0300-4358976-0301-4026121

SHEIKH SONS
31-32 Bank Square Market Model Town,
Lahore-54700, Pakistan
Tel: 042-5832127, 5832358Fax : 042-5834907
E-mail:sheikhsons@lycos.co.uk- web site: www.sheikhsons.com
Email:sheikhsons@gmail.com
Indentors, Suppliers & Contractors
1) Gas & Steam Turbines Spares 2)Boilers
3)Speciality Chemicals for Oil & Gas and Power Industry

محترم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ

سنو اب وقت توحید اتم ہے　　ستم اب مائل ملک عدم ہے

جماعت احمدیہ کا مقصد، عہد بیعت اور وصیت کے تقاضے

ذیل کی چند سطور صدی کی دہلیز پر کھڑے ایک عام احمدی کی خود کلامی، اپنے جیسے دوسروں سے ہم کلامی ہے، آنے والی صدی کے افق پر ابھرتے ہوئے منظر کو دیکھنے کی کوشش اور دوسروں کو اس میں شریک کرنے کی خواہش ہے۔ کچھ حاصل مطالعہ ہے اور کچھ دعوت فکر۔ آواز دوست ہے جو شاید دوستوں کو بھلی لگے اور سوچ اور شعور کی سطح پر کچھ ارتعاش پیدا کر سکے اور ذوق عمل کو مہمیز ہو۔

سوچتا ہوں جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے اب ایک ایسے موڑ پر آ گئی ہے جہاں کئی زاویوں سے سو سال پورے ہو چکے ہیں یا ہونے کو ہیں۔ 1989ء میں جماعت کی تاسیس پر سو سال پورے ہوئے۔ 2005ء میں شمسی اعتبار سے نظام وصیت کو اور قمری اعتبار سے نظام خلافت کو بھی سو سال پورے ہو گئے اور 2008ء میں شمسی اعتبار سے بھی نظام خلافت کو بھی سو سال پورے ہو جائیں گے۔ کسی قوم یا تحریک کی زندگی میں سو سال کا عرصہ اور اس کی تاریخ اس کے مزاج اس کی ماہیت اور عالم انسانی کے لئے اس کی افادیت پرکھنے کے لئے ایک قابل اعتماد ذریعہ بھی ہے اور اس قوم یا تحریک سے وابستہ افراد کے لئے اپنے محاسبہ کا ایک اہم مرحلہ بھی ہے۔ زندہ رہنے والی قومیں اور تحریکات تو ہر دم اپنی رفتار اور منزل کا نہ صرف جائزہ لیتی رہتی ہیں بلکہ نت نئی منزلوں کی جستجو اور تلاش میں رہتی ہیں۔ غور کریں تو کسی فکری، مذہبی یا نظریاتی تحریک کا سو سال تک زندہ رہنا خود اس کے برحق، توانا اور جاندار ہونے کی دلیل ہے حضرت مسیح ناصری کا قول ہے کہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔" ایک باریک بین نظر تو کونپل ہی سے درخت کو پہچان لیتی ہے مگر ایک عام نظر کسی چھوٹی ہوئی کونپل یا ننھے سے پودے کو دیکھ کر شائد یہ اندازہ نہ کر سکے کہ یہ کس نوع شجر کی کونپل ہے اور کیا پھل لائے گی۔ تاہم جب درخت اپنی عمر کو پہنچ کر پھل دینے لگتا ہے تو اس کی حقیقت کو ہر کوئی جان لیتا ہے۔ فکری اور مذہبی تحریکات پر جب ایک عرصہ گزر جاتا ہے تو واقعات و شواہد ایک معروضی دلیل بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور بحث محض منطق اور فکری استدلال سے نکل کر ٹھوس واقعات کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اب ہم اس منزل پر پہنچ چکے ہیں کہ ہم چپ بھی رہیں اور ہماری زبان پر پابندیاں بھی عائد ہوں تو واقعات خود پکاریں گے اور ہماری سو سالہ تاریخ خود گواہی دے گی کہ ہمارا وجود کس خمیر سے اٹھایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہمارے ساتھ ہے۔ دنیا اپنا زور لگا چکی اور مخالفت کا ہر سیلاب اس چٹان سے ٹکرا کر جھاگ اڑاتا ہوا واپس چلا گیا۔ اور اس مضبوط چٹان پر قائم حصن حصین کے اندر جماعت احمدیہ ترقی کے سفر میں ایک کے بعد دوسرے سنگ میل سے گزرتی ہوئی نت نئی منزلوں اور بلندیوں کی طرف رواں دواں ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ یورش اعداء خدا کی اس جماعت کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور اگر اس مرحلہ پر جائزے یہ بتاتے ہوں کہ اپنے اعلیٰ ترین مقاصد کے حصول میں ہم کسی پہلو سے اپنے کسی ہدف سے کچھ پیچھے رہ گئے ہیں تو اس کی وجہ ہمیں اپنے اندر تلاش کرنا ہوں گی۔

جماعت کے قیام کا مقصد

جماعت احمدیہ کی علت غائی اور اس کے مقاصد کے بارہ میں حضرت مسیح موعود اپنے رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد نمبر 20 ص 396)

اس اعلیٰ مقصد کا حصول ایک طویل جدوجہد چاہتا ہے اور نسلاً بعد نسلٍ جدوجہد اور قربانی کا متقاضی ہے۔ ہماری سو سالہ جدوجہد جو ناتواں قدموں سے شروع ہوئی تھی اب بفضل خدا ایک رفتار پکڑ چکی ہے اور اب قدم بہ قدم چلنے کی بجائے منزل بہ منزل لپکنے کا دور آ گیا ہے۔ اس دور کے اپنے تقاضے ہیں۔ خدا کا مسیح راستوں اور منزلوں سے خوب آگاہ تھا۔ اور جماعت کو بھی ان راستوں اور جدوجہد کی کوششوں کی جہت کی نشاندہی کر دی تھی۔ جب حضرت مسیح موعود کے اس دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آیا تو حضرت مسیح موعود کو اپنی کوئی ذاتی فکر نہیں تھی اگر کوئی فکر تھی تو جماعت کے بارے میں تھی اپنے اس کام کے بارے میں تھی جس کے لئے آپ مبعوث کئے گئے تھے ان مقاصد کے لئے تھی جو ابھی تشنہ تکمیل تھے اور اس جماعت کے لئے تھی جو آپ نے قائم فرمائی تھی اس پودے کے لئے تھی جو آپ کے ہاتھوں خدا نے لگایا تھا اور جس کا تناور درخت ہونا ابھی باقی تھا۔ اپنے آخری ایام میں سب سے زیادہ فکر اس بات کی تھی کہ "ابھی جماعت کچی ہے اور پیغام موت آ رہا ہے گویا جماعت کی حالت اس بچہ کی سی ہے جس نے ابھی دو ور چار روز دودھ پیا ہو اور اس کی ماں مر جائے"۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 596)

لہٰذا حضرت مسیح موعود کا وقت وصال جب قریب آیا تو آپ نے جماعت کو ایک وصیت فرمائی جو نظام وصیت کی بنیاد ہے۔ نظام وصیت کیا ہے؟ جماعت کے مستقل اور بقائے دوام کے لئے ایک بشارت اور لائحہ عمل ہے جو جماعت کو دیا گیا۔ یہ ایک الگ اور مستقل بالذات مضمون ہے جس کی حکمتیں اور تفصیلات جاننے کے لئے رسالہ الوصیت کا بار بار مطالعہ ضروری ہے۔ اس نظام کی تفصیل اور پہلو در پہلو حکمتوں کا اصل منبع اور ماخذ وہی ہے۔ اس کے بعد خلفائے حضرت مسیح موعود نے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علماء نے اس پر روشنی ڈالی ہے۔ ان کے بالاستیعاب مطالعہ اور غور و فکر کی ضرورت ہے۔ آج سو سال گزرنے کے بعد حضرت مسیح موعود کی اس وصیت کو بار بار پڑھنا اور سمجھنا بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ اسی کی روشنی میں ہمیں اپنی راہیں متعین کرنی ہیں۔ سوچتا ہوں اپنے آقا کی وقت رخصت کی ہوئی وصیت کو ہم نے کتنی مرتبہ پڑھا ہے؟

کوئی بھی وصیت اور بالخصوص مامورین کی وصیت، زندگی بھر کی تعلیم و تربیت اور نصیحتوں کا نچوڑ ہوا کرتی ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر رسالہ الوصیت میں دو ہی امور بیان ہوئے ہیں، ایک کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے وعدوں سے ہے اور دوسرے کا تعلق جماعت کے فرائض اور اس کی مساعی سے۔ ایک طرف تو یہ فرمایا کہ ہمارا خدا سب وفاداروں سے بڑھ کر وفادار خدا ہے۔ وہ اپنے سب وعدوں کو پورا کرے گا۔ وہ تمہیں ضائع نہیں کرے گا۔ میں تو صرف تخم ریزی کرنے آیا تھا اب یہ درخت بڑھے گا اور پھولے گا اور پھلے گا۔ میرا جانا ضروری ہے کیونکہ میرے جانے کے بعد قدرت ثانیہ کو وہ بھیجے گا جو دائمی ہو گی۔ دوسری طرف جماعت کو وصیت فرمائی کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرے اور تقویٰ کی راہوں پر گامزن رہے، انسانی ہمدردی اور محبت اور اخوت اور ایثار پر مبنی ایک حسین معاشرہ کی تشکیل کرے اور دینی مقاصد کے حصول کی خاطر اور خدا کا قرب پانے کے لئے قربانیاں بھی پیش کرے۔ گویا خلافت خدا کی طرف سے عطا ہو گی اور حصول مقاصد کی جدوجہد میں اخلاقی و روحانی یعنی انسانی وسائل (Human Resources) اور مادی وسائل (Material Resources) مہیا کرنے کی جدوجہد ہمیں خود کرنا ہو گی۔ انسانی وسائل سے مراد ایک اعلیٰ درجہ کی تربیت یافتہ جماعت ہے جو وصیت کا اصل اور بنیادی مطالبہ ہے۔ اور مادی وسائل سے مراد مالی قربانی ہے۔ یہ دونوں آپس میں لازم و ملزوم اور ایک دوسرے کے ممد و معاون ہیں۔

خلافت نور نبوت کا تسلسل ہے اور وصیت مقاصد بعثت کو پورا کرنے کے لئے انسانی جدوجہد کا ایک اخلاقی، روحانی اور مالی نظام جس کا اجر خدا کی رضا کی جنت اور اس کے مسیح کا قرب اور اس کی معیت ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "عجیب مؤثر نظارہ ہو گا، جو زندگی میں ایک جماعت تھے مرنے کے بعد بھی ایک جماعت ہی نظر آئے گی"۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 586)

نیز فرمایا کہ

"صلحاء کے پہلو میں دفن بھی ایک نعمت ہے"۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 586)

سوچتا ہوں، کون احمدی ہو گا جو حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق اس مؤثر نظارہ کا حصہ بننا پسند نہ کرے اور صلحاء کے پہلو میں دفن ہونا نہ چاہے۔

جماعت احمدیہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے پانچویں خلافت میں داخل ہو چکی ہے۔ تاریخ عالم کے تناظر میں دیکھا جائے تو خلافت کے قیام پر سو سال پورے ہو جانا اور پانچویں خلافت کا قیام اپنی ذات میں اہل نظر کے لئے ایک پیغام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پانچ مرتبہ اپنا وعدہ بڑی شان سے پورا فرمایا اور پانچ بار ہی زبان حال نے اس بات کی شہادت دی کہ بفضل خدا جماعت، ایمان اور عمل صالح پر قائم ہے۔ سوچنے کا مقام ہے کہ خدا نے تو اپنے وعدے پورے فرمائے۔ کیا ہم بھی اس سودے میں پورے اترے یا نہیں اور اخلاقی اور روحانی اور مادی وسائل کی فراہمی میں ہماری کوششوں کا کتنا دخل ہے۔ قدرت ثانیہ کا ظہور پانچ مرتبہ ہوا اور جماعت مبائعین نے کم از کم پانچ مرتبہ اپنا عہد بیعت دہرایا۔ اللہ تعالیٰ جس کو مقام خلافت پر فائز فرماتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظہر ہوتا ہے۔ اور اس کا نور فراست سب سے فزوں تر ہوتا ہے۔ یہ محض حسن اتفاق نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے عہد خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ میں جماعت کو عہد بیعت کے بارہ میں توجہ دلائی اور خطبات کا ایک سلسلہ شرائط بیعت کی اہمیت اور ان کی حقیقی معرفت کے بارہ میں ارشاد فرمایا۔ اور دوسرے ہی سال جماعت کو نظام وصیت کی طرف توجہ دلائی۔ دیکھا جائے تو عہد بیعت اور نظام وصیت کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

عہد بیعت اور وصیت کا آپس میں تعلق

عہد بیعت کیا ہے؟ جماعت احمدیہ میں شمولیت کی ایک بنیادی شرط یہ قرار دی گئی کہ ”میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا“۔ ہر احمدی بیعت کرتے وقت یہ عہد دہراتا ہے۔ نظام وصیت کے قیام پر حضرت مسیح موعود نے جب بہشتی مقبرہ کے لئے دعا کی تو اس میں بھی یہ فرمایا۔

”اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا“۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 316)

نیز فرمایا ”اس وقت کے امتحان میں بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے“۔

پھر فرمایا ”یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مومن اور بیعت میں داخل ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرلے“۔ گویا دین کو دنیا پر مقدم کے بنیادی عہد بیعت کا عملی اظہار وصیت ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ”وصیت دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت ہے“ اور ”وصیت معیار ہے مومنوں کے ایمان کو پرکھنے کا“ اور فرماتے ہیں ”وصیت کرنا اور اس پر قائم رہ کر مقبرہ بہشتی میں دفن ہونا دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے اقرار کو پورا کرنا ہے“۔

”جو لوگ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ان کا اقرار پورا ہوا یا نہیں ان کے لئے یہ وصیت کا طریق ہے اس پر عمل کرنے سے وہ اپنے اقرار کو پورا کرسکتے ہیں“۔

(خطبات محمود جلد 11 صفحہ 371)

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد، بیعت کا بھی جزو اعظم ہے اور وصیت کا بھی۔ اور یوں وصیت دراصل عہد بیعت ہی کی تکمیل ہے۔

نظام خلافت، نظام وصیت اور بہشتی مقبرہ کے بارہ میں خدائی وعدے جو گزشتہ ایک صدی سے اپنی پوری شوکت کے ساتھ پورے ہو رہے ہیں ان کے ہوتے ہوئے یہ بات تو تصور میں نہیں آسکتی کہ کسی احمدی کو اس بارہ میں کوئی شبہ ہو۔ اور ہم جو نظام خلافت سے وابستہ ہیں اور اپنی وفا کا عہد پورا کرتے چلے آنے کے دعوے دار ہیں، ہم اپنے دلوں میں کسی قبض یا شبہ کا وجود محسوس نہیں کرتے۔ مگر وصیت کرنے میں ہم اپنے ہدف کو نہیں پاسکے۔ حالانکہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد تو ہماری بیعت میں شامل ہے۔ سوچتا ہوں کہ ایسا کیوں ہے؟

اس دور میں کوئی احمدی جس نے قانون کے جبر، معاشرہ کے دباؤ اور حقوق سے محرومی کے علی الرغم احمدی کہلا کر اپنے ثبات قدم اور استواری ایمان پر مہر ثبت کردی ہے اس کے بارہ میں یہ بات تو تصور میں نہیں آسکتی کہ اس کے دل میں ایمان کی کوئی کمزوری یا خدائی وعدوں کے برحق ہونے پر شک وشبہ کی کوئی ہلکی سی پرچھائیں بھی ہوگی۔ یہ بھی تصور نہیں آسکتا کہ وہ محض مال کی محبت کی وجہ سے وصیت کرنے میں متامل ہو۔ بس ایک ہی مومنانہ عذر آڑے آتا ہے کہ ”میں اس کا اہل نہیں“۔ یعنی میری دینی اور روحانی حالت وصیت کے تقاضوں پر پوری نہیں اترتی۔ ایمان کی مضبوطی کے ساتھ عمل کی کمزوری کا یہ اقرار اگر مخلصانہ ہے تو قابل فکر نہیں باعث رشک ہے۔ اپنے اعمال پر کون ناز کرسکتا ہے؟ جتنا کوئی خود کو پہچانتا ہے اتنا ہی زیادہ خوف اس کے دامنگیر رہتا ہے۔ لیکن کون ہے جو اپنے کسی جسمانی یا مادی کمزوری، ضعف یا مرض کو جاننے کے بعد اس کا مداوا تلاش نہ کرے۔ آخر اس حالت پر مطمئن ہو کر تو کوئی بیٹھ نہیں سکتا۔ روحانی اور اخلاقی طور پر کسی قابل نہ ہونے کا احساس ہمیں اس تلاش اور جستجو کی طرف مائل کرتا ہے کہ آخر ایسا کیوں ہے اور ہم اس کے مداوہ کی کیا صورت اختیار کرسکتے ہیں۔ ایک مومن جس کیفیت کو کوتاہی اور کمزوری کے طور پر اپنے اندر دیکھتا ہے، بسا اوقات وہ صلاحیتوں اور استعدادوں کو پوری طرح بروئے کار نہ لانے کا نام ہے۔ غور کیا جائے تو کوتاہی اور ناتوانی کا اپنی ذات میں کوئی وجود نہیں۔ مستعدی کا فقدان کوتاہی اور توانائی کا فقدان کمزوری کہلاتا ہے۔ غور کریں تو کسی قابل نہ ہونے کا احساس بھی دراصل اس بات کا شعور ہے کہ مجھے اس سے بہتر کرنا چاہئے۔ ایسی صورت حال میں سب سے پہلے تو دعا کی طرف خود بخود توجہ ہوتی ہے، اور جب دعاؤں کا ذکر ہو تو کون احمدی ہے جو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں سے حصہ نہ پانا چاہتا ہو؟ رسالہ الوصیت میں حضور نے تین مرتبہ جس درد اور الحاح سے دعائیں کی ہیں ان میں حصہ پانے کے لئے وصیت ہی ایک واضح وسیلہ اور ذریعہ ہے۔

الوصیت میں جو دو مطالبے ہم سے کئے گئے وہ ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ اخلاقی و روحانی ترقی مالی قربانی کے لئے مستعد کرتی ہے اور مالی قربانی اخلاقی اور روحانی ترقی میں مددگار ہوتی ہے۔ سوچتا ہوں اگر دونوں میں سے کوئی پہلو بھی کمزور رہ جائے تو کیا دوسرے کو ہم خود چھوڑ دیں؟ یوں تو دونوں ہاتھ سے گئے۔ عقل کہتی ہے کہ دونوں میں سے ایک پہلو اگر کمزور رہ گیا ہے تو دوسرے سے اس کو تقویت دی جائے۔ قرآن حکیم اور رسالہ الوصیت کے گہرے مطالعہ سے بھی یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ نیکی، تقویٰ اور اخلاقی و روحانی ترقیات میں حائل کمزوریوں اور رکاوٹوں کا ایک موثر علاج بھی انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ آل عمران آیت 93 میں فرماتا ہے کہ تم کامل نیکی کو ہرگز پا ہی نہیں سکتے جب تک اپنی محبوب شے خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ امام راغب کے نزدیک کامل نیکی کے معنی میں اعتقاد کے ساتھ ساتھ اعمال اور فرائض و نوافل بھی شامل ہیں۔ گویا کامل نیکی محض اعتقاد کی درستی اور ایمان پر ہی موقوف نہیں، اس کے ساتھ ساتھ فرائض کی بجا آوری کے علاوہ نوافل کا بجالانا بھی ضروری ہے۔ اس آیت میں چونکہ انفاق فی سبیل اللہ کا ذکر ہے۔ اس کے معنی یوں ہوں گے کہ مالی قربانی صرف اتنی ہی کافی نہیں جتنا فرض کردیا گیا بلکہ کامل نیکی کے حصول کے لئے لازمی قربانی سے بڑھ کر انفاق فی سبیل اللہ ضروری ہے۔ نیکی کے اعلیٰ معیار میں کسی قدر کمی کا احساس وصیت میں روک بنا ہوا ہے تو اس آیت کی روشنی میں خود وصیت ہی اس کا علاج ہے۔ ہمارے بزرگ اس حقیقت کو خوب جانتے تھے۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ایک موقع پر ایک احمدی نوجوان کے بارہ میں جس کو اپنی استعدادوں کے مطابق بظاہر زیادہ خوش حال ہونا چاہئے تھا تنگ دستی کا علم ہونے پر فرمایا۔ ”آپ اپنی مالی قربانی کا معیار بڑھائیں۔“ حضرت مصلح موعود نے ایک موقع پر فرمایا، اس میں شبہ نہیں کہ مومن ہی وصیت کرتا ہے لیکن اس میں بھی شبہ نہیں کہ اگر کسی شخص میں کچھ کمزوریاں بھی پائی جاتی ہوں تو جب وہ وصیت کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے اس وعدہ کے مطابق کہ بہشتی مقبرہ میں صرف جنتی ہی مدفون ہوں گے اس کے اعمال کو درست کردیتا ہے۔ پس وصیت اصلاح نفس کا زبردست ذریعہ ہے۔ نیز فرمایا ”میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بنا بھی دیتا ہے“۔

(خطبات محمود جلد 13 صفحہ 562)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ 2004ء میں اپنے خطاب کے دوران فرمایا کہ یہ نظام ”نیکیوں پر قائم رہنے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے میں مددگار ہوگا بلکہ انتہائی اہم نسخہ ہے“۔

اگر نیک نیتی سے اس میں شامل ہوا جائے اور شامل ہونے کے بعد اپنے اندر بہتری کی کوشش بھی کی جائے تو اس نظام کی برکت سے روحانی تبدیلی جو کئی سالوں کی مسافت ہے وہ دنوں میں اور دنوں کی گھنٹوں میں طے ہو جائے گی۔ پس اپنی اصلاح کی خاطر بھی اس نظام میں شامل ہونا چاہئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 3 دسمبر 2004ء)

سوچتا ہوں کہ خدا کے مسیح اور اس کے خلفاء کی نظر نے ہمارے دل کے کن کن گوشوں پر نظر ڈال کر ہمارے اندیشوں اور ہماری کمزوریوں کو دور کرنے کا اہتمام فرمایا ہے۔ نسخہ تو ہمیں بتا دیا گیا ہے استعمال کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ یہ بھی سوچتا ہوں کہ انسان کے بس میں تو اپنی سی کوشش کرنا ہے نیک نیتی سے قدم اٹھا لینا ہمارے بس میں ہے، اسے قبول کرنا تو اس ذات باری کے اختیار میں ہے جو ہماری نیتوں سے بھی واقف اور ہماری کوتاہیوں کو بھی خوب جانتا ہے۔ ہم قدم ہی نہ اٹھائیں تو قبولیت کی امید کیسے رکھیں کمزور قدموں سے چل پڑیں تو توانائی عطا کرنا اس کے فضل پر منحصر ہے۔ قدم تو اٹھائیں اور پھر اس کا فضل مانگیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں پس غور کریں، فکر کریں جو سستیاں، کوتاہیاں ہو چکی ہیں ان پر استغفار کرتے ہوئے اور حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد اس نظام وصیت میں شامل ہو جائیں اور اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنی نسلوں کو بھی بچائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی حصہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 3 دسمبر 2004ء)

ہمارے امام نے پھر ہمیں نظام وصیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ وقت کی آواز ہے۔ زمانہ پر غور کریں تو ایک صدی گزر گئی ہے نئی زمین اور نیا آسمان ہمارا ہدف ہے اور توحید اتم کا قیام ہماری منزل۔ زمانہ اس نظام نو کا منتظر ہے جس کے نقیب ہم ہیں۔ ایسے میں ہماری آہستہ خرامی کو طوفانی رفتار پکڑنے کے لئے، جس اخلاقی اور مادی جدوجہد کی ضرورت ہے اس میں ہمارا کیا کردار ہے؟ دیکھنے والی نظریں دیکھ رہی ہیں کہ خلافت خامسہ کے دوران عظیم الشان ترقیات رونما ہونے والی ہیں۔ طلوع سحر کی تمازت نصف النہار کی کیفیت بتا رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے الفاظ میں آفت ظلمت و جور کٹنے کو ہے۔ جماعت کے احباب کا قیام وسجود امام کی آواز پر ہوتا ہے۔ ہمارے امام نے ہمارا عہد ہمیں یاد دلایا ہے، ہماری وفاؤں کو پکارا ہے، ہمارے در دل پر دستک دی ہے اور وہ دل جس سے ہمیشہ **”لبیک یا سیدی“** کی آواز آتی رہی ہے کیا اب خاموش رہے گا۔ سوچتا ہوں کیا ہم نے یہ آواز سن لی ہے، اور کیا ہم حضرت مسیح موعود کی اس آواز کو بھی سن رہے ہیں کہ:

سنو اب وقت توحید اتم ہے
ستم اب مائل ملک عدم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اٹھا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

کیا ہمیں حضرت مسیح موعود کا یہ فرمانا یاد ہے کہ ”میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 397) اور کیا یہ ارشاد ہماری نظر میں ہے کہ ”تم اس وصیت کی تکمیل میں میرا ہاتھ بٹاؤ وہ قادر خدا جس نے پیدا کیا ہے دنیا اور آخرت کی مرادیں تمہیں دے گا“ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 673) تو پھر انتظار کس بات کا ہے۔

☆☆☆☆

آج سے سو سال پہلے 1906ء میں تاریخ احمدیت

مدرسہ احمدیہ اور رسالہ تشحیذ الاذہان کا اجراء، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا نکاح، تبشیری الہامات اور قہری نشانات

مرتبہ: فرخ سلمانی

15 جنوری حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا ”تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد“ یعنی شاہ ایران کے محل میں تزلزل پڑ گیا۔ یہ الہام 1908ء، 1909ء میں تفصیل سے پورا ہوا۔

31 جنوری صدر انجمن احمدیہ کے قواعد و ضوابط تجویز کئے گئے۔ جو 10 فروری کو شائع کر دیئے گئے۔

جنوری مدرسہ احمدیہ کا آغاز مدرسہ تعلیم الاسلام کی دینیات شاخ کی شکل میں ہوا۔

5,4 فروری حضرت مسیح موعود نے 4 فروری 1906ء کو رویا میں دیکھا کہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب اور حضرت صالحہ خاتون صاحبہ بنت حضرت پیر محمد منظور محمد صاحب کے نکاح کی تیاری ہو رہی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود کی رویا کے مطابق 5 فروری کو نکاح کی تقریب ہوئی اور حضرت مولانا نورالدین صاحب نے نکاح پڑھا۔

11 فروری لارڈ کرزن نے 1905ء میں صوبہ بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا اور کانگرس کے پرزور مطالبات کے باوجود اس فیصلہ کو واپس لینے سے انکار کر دیا۔ 11 فروری کو حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا ”پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی ہوگی۔“ یہ الہام 1911ء میں پورا ہوا۔

27 فروری حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی ”پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی“ کے مطابق شدید زلزلہ آیا۔

یکم مارچ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ادارت میں انجمن تشحیذ الاذہان کے تحت سہ ماہی رسالہ تشحیذ الاذہان کا اجراء ہوا۔ یہ نام حضرت مسیح موعود نے عطا فرمایا تھا۔ مارچ 1922ء میں اسے ریویو آف ریلیجنز اردو میں ضم کر دیا گیا۔

9 مارچ عیسائی پادری کی ’ینابیع الاسلام‘ کے جواب میں حضرت مسیح موعود نے ”چشمہ مسیحی“ شائع فرمائی۔

13 مارچ آسٹریلیا سے پہلے احمدی حضرت حاجی حسن موسیٰ خان صاحب (رفیق حضرت مسیح موعود) نے نظام وصیت میں شمولیت کی۔ آپ 18 اگست 1945ء کو وفات پا کر آسٹریلیا میں دفن ہوئے۔ یاد رہے کہ موصی نمبر 1 حضرت بابا حسن محمد صاحب تھے۔

مارچ حضرت مسیح موعود نے تجلیات الٰہیہ تصنیف فرمائی جو 29 جون 1922 کو شائع ہوئی۔ اس میں حضور نے احمدیوں کے علم و معرفت میں کمال حاصل کرنے کی پیشگوئی کی۔

مارچ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے بیٹے حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لی اور حضرت مسیح موعود کا رویا پورا ہوا۔

4 اپریل حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق چراغ دین جمونی دو بیٹوں کی طاعون سے ہلاکت کے بعد خود بھی طاعون سے ہلاک ہو گیا۔

30 اپریل حضور نے ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کو بدعقائد کی وجہ سے جماعت سے خارج کر دیا۔

اپریل حضرت میر قاسم علی صاحب (رفیق حضرت مسیح موعود) سے پادری احمد حسین کا مباحثہ اور اس کی ناکامی۔

اپریل امریکہ میں ڈاکٹر ڈوئی کے مریدوں نے اس کے خلاف کھلی بغاوت کر دی اور اس کو قیادت سے معزول کر دیا۔

10 مئی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی شادی ہوئی۔

26 مئی حضرت مسیح موعود کے پہلے پوتے صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب (ابن حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب) کی ولادت۔ وہ چند ماہ بعد فوت ہو گئے۔

5 جون حضور نے بذریعہ اشتہار پادری احمد مسیح کے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرنے کا اعلان کیا مگر وہ فرار اختیار کر گیا۔

29 جون حضرت سردار محمد یوسف صاحب سکھوں سے احمدی ہوئے۔ حضرت مسیح موعود کے ارشاد پر انہوں نے 29 جون کو بیت اقصیٰ میں لیکچر دیا۔

جون جماعت میں ضلعی سالانہ جلسوں کا آغاز ہوا۔ اولین جلسے ہیلاں اور رنمل تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں ہوئے۔

5 جولائی افغانستان سے ابتدائی وصایا محترمہ نعمت بی بی صاحبہ بنت سید احمد صاحب اور محترمہ خیال بی بی صاحبہ والدہ سید احمد نور کابلی صاحب نے کیں۔

جولائی قادیان سے رسالہ ”تعلیم الاسلام“ کا اجراء۔ اس کے ایڈیٹر حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب تھے۔ مئی 1907ء میں یہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ساتھ بطور ضمیمہ چھپنے لگا۔

16 اگست حضور نے ایک اشتہار میں عبدالحکیم پٹیالوی کی ناکامی کی پیشگوئی کی۔

اکتوبر شیخ محمد چٹو صاحب اور سید محمد یوسف بغدادی سیاح کی قادیان آمد اور حضور سے ملاقات۔

15 نومبر حضرت مسیح موعود کے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا نکاح حضرت بوزینب بیگم صاحبہ بنت حضرت نواب محمد علی خان صاحب سے ہوا (27 رمضان 1324ھ)۔ نکاح حضرت مولانا نورالدین صاحب نے ایک ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ شادی 9 مئی 1909ء کو ہوئی۔

26 تا 29 دسمبر جلسہ سالانہ میں 1500 افراد کی شمولیت۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جلسہ پر پہلی دفعہ تقریر کی۔

متفرق حضرت مسیح موعود نے حقیقۃ الوحی کی تصنیف شروع کی جو 1907ء میں شائع ہوئی۔

— اسال سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کی کینسر سے شفایابی کا معجزہ ظاہر ہوا۔

— حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر اور حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب ہجرت کر کے قادیان آ بسے۔

پہلی بیعت کے الفاظ

حضرت مسیح موعود نے 23 مارچ 1889ء کو جن الفاظ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے بیعت لی وہ الفاظ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی درخواست پر حضرت مسیح موعود نے اپنے قلم سے لکھ کر انہیں عنایت فرمائے۔ اُس تحریر کا عکس شائع کیا جا رہا ہے۔

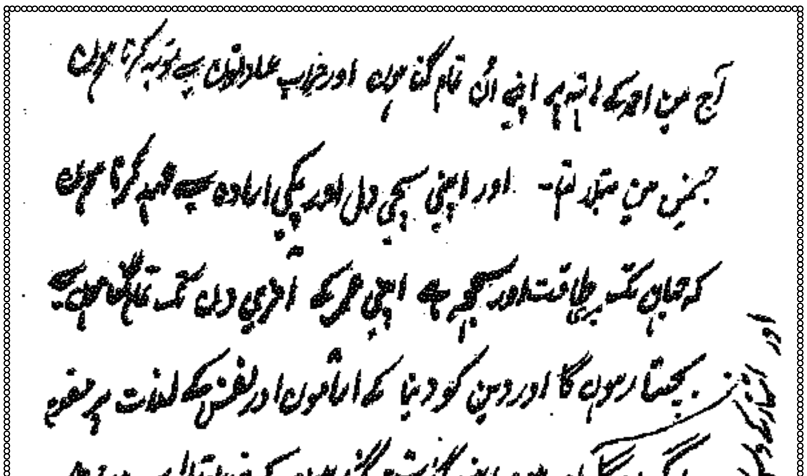
آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں
جن میں میں مبتلا تھا۔ اور اپنے سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں
کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے
بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کی لذات پر مقدم
رکھوں گا اور میں اپنی گذشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی
چاہتا ہوں استغفر اللہ ربی استغفر اللہ ربی استغفر اللہ ربی من کل
ذنب واتوب الیہ ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی
ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت

خوبصورت معیاری وال کلاک، کلائی کی گھڑیاں، الارم ٹائم پیس
انصاف واچ ہاؤس سیل اینڈ سروس
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ PP:6213760

آپ کی دعاؤں کے محتاج بشارت احمد خان ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ فون نمبر:047-6211274-6213123

المعروف چوہدری
نگینہ برتن سٹور
سراجدین اینڈ سنز
چوک جنوتھان۔ چنیوٹ
دوکان:047-6332870

پاکستان الیکٹرونکس
سپیشل شادی پیکج
RS:49900/-
L.G-Samsung Sony Projection T.V 43" 44" 54"
بازار سے شرطیہ کم قیمت پر حاصل کریں
الیکٹرونکس اور گیس اپلائنسز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
نئی خوبصورت پائیدار راوی موٹر سائیکل نقد اور آسان اقساط میں دستیاب ہیں۔
سپلیٹ ائیر کنڈیشنرز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
طالب دعا: مقصود احمد ساجد (سابقہ جنرل سیلز منیجر:PEL)
042-5124127
042-5116557
Mob:0300-4256291
ایڈریس 26/2/C1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

ہر قسم کی انگریزی و دیسی ادویات، جڑی بوٹی، عرقیات، مربہ جات بارعایت خریدیں
باجوہ میڈیکل سٹور
بازار حکیماں ظفروال
فون دکان: 0432-538325
پروپرائٹر: ثناء اللہ باجوہ اسد اللہ باجوہ رہائش:538250

The Vision of Tomorrow
New Heaven Public School
Multan Tel 061-554399-779794

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں
خدا تعالیٰ کے فضل، رحم اور احسان کے ساتھ 52 سال گزرنے کے بعد خداوند کریم کی مدد و رہنمائی سے رواں دواں
محتاج دعا:
بشیر اینڈ کمپنی بنارسی والے
قائم شدہ 1953ء
Ph:7661915
7654501
ریڈی میڈ گارمنٹس تیار کرنے والے حضرات کی ضرورت کا فینسی کپڑا دستیاب ہے
111۔خواجہ بازار سفینہ بلاک اعظم کلاتھ مارکیٹ۔لاہور فون 7654290-7632805

ڈسٹری بیوٹرز۔ ذائقہ باجی، ڈالڈا کوکنگ آئل، رابعہ، عطری صوپ
فضل عمر کمیشن شاپ
B-292 سبزی منڈی آئی الیون فور۔اسلام آباد
فون آفس: 051-4441787-4443873 موبائل: 0321-5306153

مبارک سائیکل مارٹ
ماؤنٹین بائیسکل پاکستانی و امپورٹڈ
نیلا گنبد نئی سائیکل و سپیئر پارٹس
لاہور
Res: 7225622 Ph: 042-7239978

کوالٹی جیولری میں با اعتماد نام
رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6215045

ناصر یونانی کلینک
ھوالناصر
1960ء سے خدمت میں مصروف
بے اولاد مردوں اور عورتوں کیلئے مشورہ اور کامیاب علاج
جدید طب کا باکمال نسخہ "نعمت الٰہی"
نرینہ اولاد کیلئے مفید علاج
مین بازار نزد رلیہ چوک حافظ آباد
فون کلینک: 0438-523391-523392

لاہور، کراچی، ڈیفنس لاہور اور گوادر میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
Real Estate Consultants
فون 0425301549-50
موبائل: 0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: چوہدری محمد اکمل

فہرست کتب حضرت مسیح موعود

بلحاظ سن تصنیف

1	پرانی تحریریں	1879ء
2	براہین احمدیہ	1880تا1884ء
3	سرمہ چشم آریہ	1886ء
4	شحنہ حق	1887ء
5	سبز اشتہار	1888ء
6	فتح اسلام	1890ء
7	توضیح مرام	1891ء
8	ازالہ اوہام ہر دو حصہ	1891ء
9	مباحثہ لدھیانہ	1891ء
10	الحق مباحثہ دہلی	1891ء
11	آسمانی فیصلہ	1891ء
12	نشان آسمانی	1892ء
13	آئینہ کمالات اسلام	1893ء
14	برکات الدعاء	1893ء
15	جنگ مقدس	1893ء
16	تحفہ بغداد	1893ء
17	شہادت القرآن	1893ء
18	حجۃ الاسلام	1893ء
19	سچائی کا اظہار	1893ء
20	کرامات الصادقین	1893ء
21	حمامۃ البشریٰ	1893ء
22	نور الحق ہر دو حصہ	1894ء
23	اتمام الحجۃ	1894ء
24	سر الخلافہ	1894ء
25	انوار الاسلام	1894ء
26	نور القرآن حصہ اول	1894ء
27	نور القرآن حصہ دوم	1895ء
28	منن الرحمٰن	1895ء
29	ست بچن	1895ء
30	آریہ دھرم	1895ء
31	ضیاء الحق	1895ء
32	انجام آتھم مع ضمیمہ	1896ء
33	اسلامی اصول کی فلاسفی	1896ء
34	استفتاء	1897ء
35	سراج منیر	1897ء
36	تحفہ قیصریہ	1897
37	حجۃ اللہ	1897ء
38	سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	1897ء
39	کتاب البریہ	1897ء
40	محمود کی آمین	1897ء
41	ضرورت الامام	1897ء
42	البلاغ فریاد درد	1898ء
43	نجم الہدیٰ	1898ء
44	راز حقیقت	1898ء
45	کشف الغطاء	1898ء
46	ایام الصلح	1898ء
47	حقیقت المہدی	1899ء
48	مسیح ہندوستان میں	1899ء
49	ستارہ قیصریہ	1899ء
50	روئیداد جلسہ دعاء	1900ء
51	رسالہ جہاد	1900ء
52	لجۃ النور	1900ء
53	اربعین	1900ء
54	تحفہ گولڑویہ	1900ء
55	خطبہ الہامیہ	1900ء
56	تحفہ غزنویہ	1900ء
57	تریاق القلوب	1900ء
58	اعجاز المسیح	1901ء
59	ایک غلطی کا ازالہ	1901ء
60	ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی	1902ء
61	دافع البلاء	1902ء
62	نزول المسیح	1902ء
63	الہدیٰ	1902ء
64	تحفۃ الندوہ	1902ء
65	کشتی نوح	1902ء
66	اعجاز احمدی	1902ء
67	مواہب الرحمٰن	1903ء
68	نسیم دعوت	1903ء
69	سناتن دھرم	1903ء
70	تذکرۃ الشہادتین	1903ء
71	سیرت الابدال	1903ء
72	لیکچر لاہور	1904ء
73	لیکچر سیالکوٹ	1904ء
74	براہین احمدیہ حصہ پنجم	1905ء
75	الوصیت	1905ء
76	لیکچر لدھیانہ	1905ء
77	چشمہ مسیحی	1906ء
78	تجلیات الٰہیہ	1906ء
79	قادیان کے آریہ اور ہم	1907ء
80	حقیقۃ الوحی	1907ء
81	چشمہ معرفت	1908ء
82	پیغام صلح	1908ء

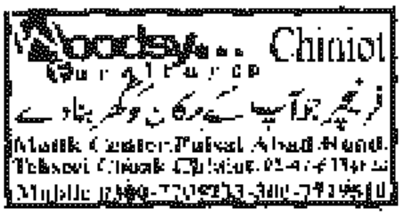

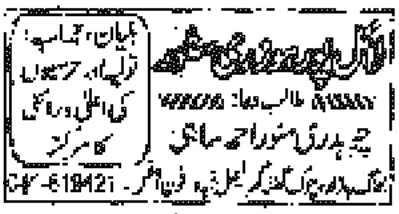

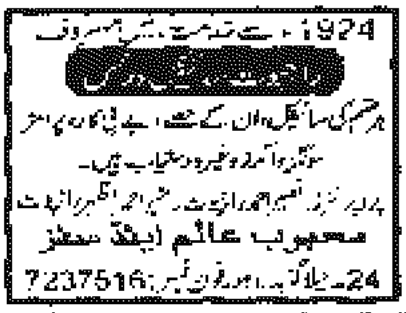

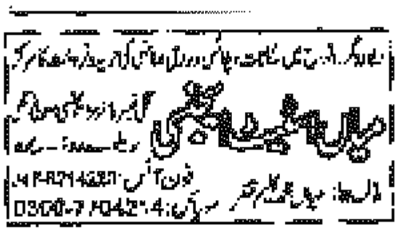

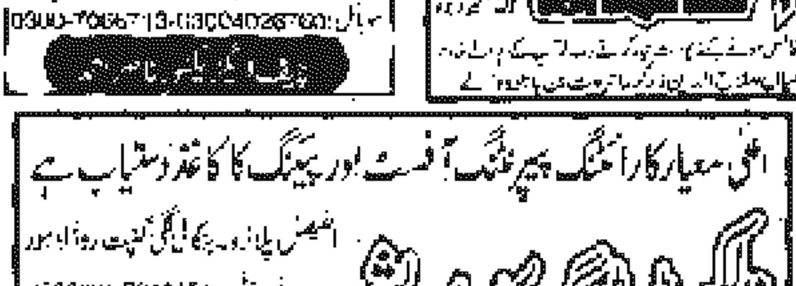

قادیان دارالامان کا نقشہ 2005ء میں

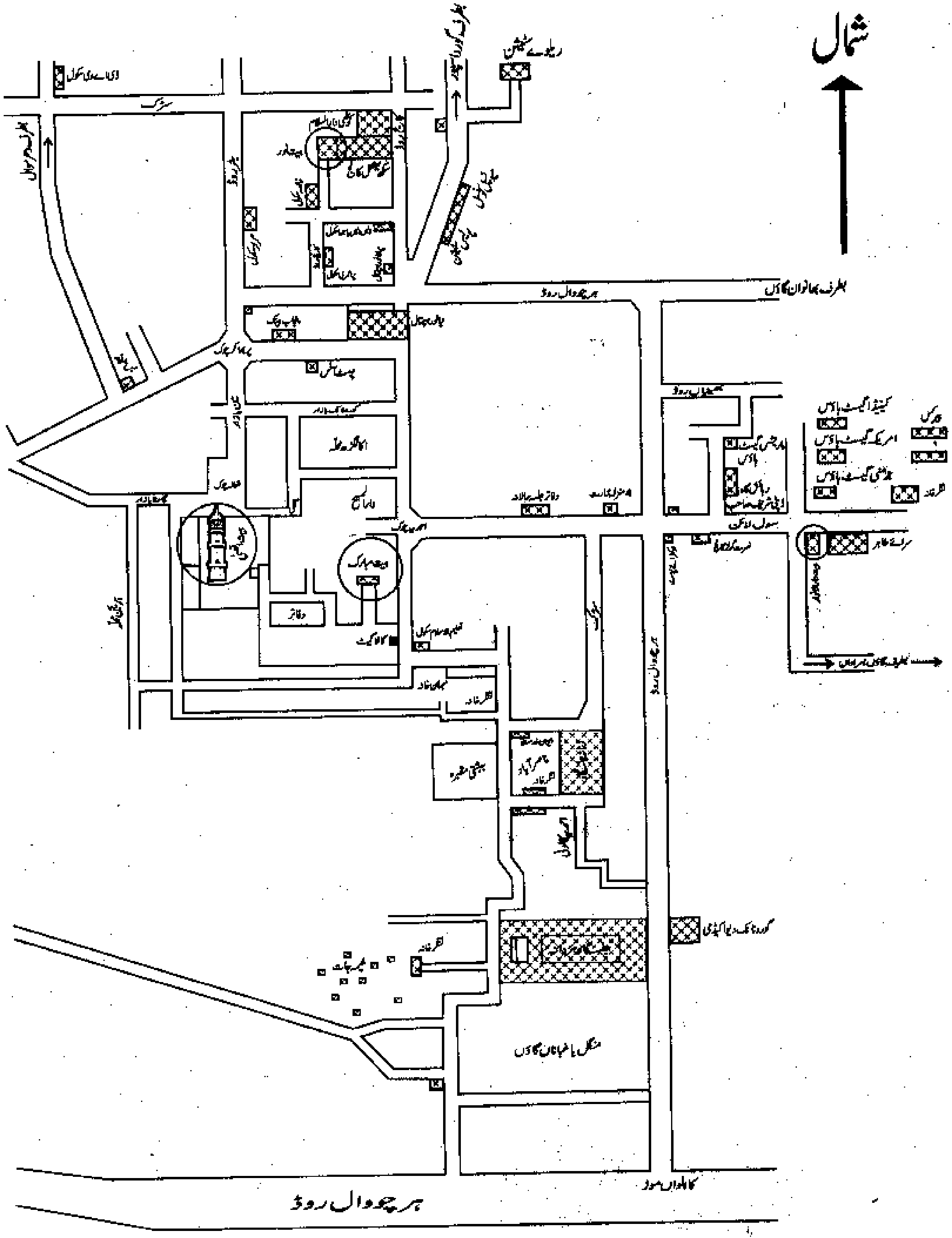

سیرت حضرت مسیح موعود کے چند پہلو

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے قلم سے

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی یکے از احباب رفقاء کی وفات 11/اکتوبر 1905ء میں 47 سال کی عمر میں قادیان میں ہوئی۔ آپ بہشتی مقبرہ کے اول المدفون ہیں۔ آپ کا جنازہ سیدنا حضرت مسیح موعود نے دو دفعہ پڑھایا۔ پہلی مرتبہ وصال کے وقت، جبکہ دوسری مرتبہ جب آپ کا تابوت بہشتی مقبرہ میں منتقل کیا گیا۔ 1890ء سے لے کر وصال تک 15 سال آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود کی صحبت سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ آپ نے اپنی کتب، تحریرات، تقاریر و خطبات، مضامین و مقالات اور مکتوبات میں کئی مواقع پر سیدنا حضرت مسیح موعود کی سیرۃ و سوانح اور اخلاق فاضلہ کے بارہ میں اپنے تاثرات، مشاہدات اور روایات بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے بعض باتیں ہدیہ قارئین کی جارہی ہیں۔

دنیا سے قطع تعلق

میں نے خوب سوچا اور عرصہ دراز کے تجربہ کے بعد میں یہ کہنے پر آمادہ ہوا ہوں۔ ہمارا امام ہمام جو صدق اور راستی کی مستحکم چٹان پر آکر کھڑا ہوا ہے اور جس نے خدا تعالیٰ سے امام وقت ہونے کا تمغہ لیا ہے۔ اس کو بھی یہی قربانیاں کرنی پڑی ہیں۔ برادری کی محبتیں، رشتہ داری اور عزیزوں کے تعلقات کو محض اس ایک بنا پر کہ خدا اور اس کے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو غرض اور واسطہ نہیں ہے قطع تعلق کر لیا۔

(الحکم قادیان 26/اپریل 1899ء ص 4)

دعاؤں میں مصروف رہو

رات کو امراض وبائیہ کا تذکرہ ہوا حضرت مسیح موعود نے فرمایا یہ ایام برسات کے معمولاً خطرناک ہوا کرتے ہیں۔ طبیب کہتے ہیں ان تین مہینوں (جون، جولائی، اگست) میں جو بچ رہے وہ گویا نئے سرے سے پیدا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ جاڑا بھی خوفناک نظر آتا ہے۔ فرمایا اطباء بڑے بڑے پرہیزوں اور حفظ ماتقدم کے لئے احتیاطیں بتاتے ہیں۔ اگرچہ سلسلہ اسباب کا اور ان کی رعایت درست ہے۔ مگر میں کہتا ہوں محدود العلم ضعیف انسان کہاں تک بچا بچا کر غذا اور پانی کا استعمال کیا کرے۔ میرے نزدیک تو استغفار سے بڑھ کر کوئی تعویذ و حرز اور کوئی احتیاط و دوا نہیں۔ میں تو اپنے دوستوں کو کہتا ہوں کہ خدا سے صلح اور موافقت پیدا کرو۔ اور دعاؤں میں مصروف رہو۔

(الحکم قادیان 30/جون 1899ء ص 5)

لمبی عمر کی دعا

حضرت مسیح موعود نے فرمایا

میں تو بڑی آرزو رکھتا ہوں اور دعائیں کرتا ہوں کہ میرے دوستوں کی عمریں لمبی ہوں تا کہ اس حدیث کی خبر پوری ہو جائے۔ جس میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں چالیس برس تک موت دنیا سے اٹھ جائے گی۔ فرمایا اس کا مطلب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ تمام جانداروں سے اس عرصہ میں موت کا پیالہ ٹل جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں جو نافع الناس اور کام کے آدمی ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت بخشے گا۔ (الحکم قادیان 30 جون 1899ء ص 5)

پاک خوشی

مقرر تھا کہ اتوار کے دن 25/جون (1899ء) کو حضرت مبارک احمد صاحب کا عقیقہ ہو۔ اس کے لئے حضرت کی طرف سے بڑی تاکید تھی۔ اس کام کے مہتمم ہمارے عزیز و معزز دوست منشی نبی بخش صاحب تھے۔ سب نے بڑے جوش و نشاط سے تسلیم کیا اور عرض کیا کہ اتوار کے دن یقیناً سب سامان ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا تصرف اور اس کی حکمت و قدرت دیکھو اتوار کو صبح صادق سے پہلے بارش شروع ہو گئی۔ صبح کی نماز بھی ہم نے معمول سے سویرے پڑھی۔ چونکہ بارش تھی اور ہوا خوب سرد چل رہی تھی اور بارش کی وجہ سے تاریکی بھی تھی۔ یہ سب سامان ہم لوگوں کے لئے افسانہ خواب ہو گیا۔ حضرت بھی سو گئے اور مہتمم صاحب بھی اپنے بسیرے میں جا لیٹے دن خوب چڑھ گیا۔ حضرت اٹھے اور دریافت کیا کہ عقیقہ کا کوئی سامان نظر نہیں آتا۔ گاؤں کے لوگوں کی دعوت کی گئی تھی۔ اور باہر سے بھی کچھ احباب تشریف لائے تھے۔ حضرت کو فکر ہوئی کہ مہمانوں کو ناحق تکلیف ہوئی۔ ادھر ہمارے دوست نبی بخش صاحب بڑے مضطرب اور نادم تھے کہ حضور پاک میں کیا عذر کروں۔ منشی صاحب حاضر ہوئے اور معذرت کا دامن پھیلایا۔ خیر کریم انسان اور رحیم ہادی، اس کی ذات میں درشتی اور سخت نکتہ چینی تو ہے ہی نہیں۔ فرمایا اچھا! اِفْعَلْ مَا قُدِرَ۔ مگر ہمارے ذکی الحواس دوست منشی صاحب کو صبر کہاں؟ یہ دل ہی دل میں کڑھیں اور پشیمان ہوں اور پھر دوڑے جائیں حضرت کی خدمت میں معذرت کے لئے۔ ان کے اس حال کو دیکھ کر حضرت اقدس کو یاد آ گئی اپنی ایک رؤیا، جو چودہ سال ہوئے دیکھی تھی جس کا مضمون یہ ہے کہ ایک چوتھا بیٹا ہو گا اور اس کا عقیقہ سوموار کو ہو گا۔ خدا تعالیٰ کی بات کے پورا ہونے اور اللہ تعالیٰ کے اس عجیب تصرف سے حضرت اقدس کو جو خوشی ہوئی اس نے ساری ملامت اور عدم سامان کی کوفت کو دور کر دیا۔ اور دوسرے دن سوموار کو جب ہم سب خدام صحن اندرون خانہ میں بیٹھے تھے اور حضرت مبارک احمد صاحب کا سر مونڈا جا رہا تھا۔ حضرت اقدس نے کس جوش سے یہ رؤیا سنائی کہ اس خوشی اور پاک خوشی کا اندازہ کچھ دیکھنے والے ہی کر سکتے ہیں۔

(الحکم قادیان 30/جون 1899ء ص 6-7)

پردہ پوش، نرم خو

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے بڑی غور سے ہمیشہ دیکھا ہے۔ مجھے اس زمانہ میں یہ ایک ہی شخص مستقیم ترازو اور پورے پیمانہ سے تولنے والا نظر آیا ہے۔ میں اپنے امام کو ایسا رحیم، کریم، حلیم، عفو دوست پاتا ہوں کہ اس کی نظیر نہیں پاتا۔ میں اکثر اپنے دل کو ملامت کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس فکر میں گداز ہو جاتا ہوں کہ جس قدر عزت اور تکریم ہماری، ہمارا امام کرتا ہے اور جس رافت اور رحمت اور محبت سے یہ ہم سے سلوک کرتا ہے، ہم اس کے مقابلہ میں سراسر شرمندہ ہیں۔ ہر بات میں اسی کا ہاتھ اپنے اوپر پاتا ہوں۔ دل میں بڑی تڑپ لگی رہتی ہے کہ اس کے حسن اور احسان کے اندازہ پر دلوں میں اس کی محبت اور قدر پیدا ہو جائے۔ مجھ پر تو اس کے خاص فضل اور احسان ہیں۔ میں سخت کمزور ناقص اور جلد ابتلاء میں پڑ جانے والا اور نادان تھا۔ بارہ برس (1888ء) سے اس کا تعلق نبھنا، اس پاک انسان کے حلم اور کرم سے ہوا۔ ورنہ میں اپنی خو اور طبیعت کے لحاظ سے ایک لحظہ بھی کہیں بیٹھنے کے قابل نہ تھا۔ کردار میں، گفتار میں اور مختلف معاملات میں مجھ سے بڑی بڑی غلطیاں سرزد ہوئیں۔ اگر میرا امام پردہ پوش، نرم خو نہ ہوتا تو میں کب سے ہلاک ہو چکا ہوتا۔ اس کے اغماض و حلم نے ہمارے زود رنج چڑ جانے والی طبیعتوں کو کبھی موقعہ ہی نہ دیا کہ کوئی شکایت زبان پر لائیں۔ اس کے اکرام و احترام نے جو اس نے ہر وقت اپنی حرکات و سکنات میں ہماری نسبت اختیار کیا ہمارے دلوں کو مسخر کر لیا۔ مبارک ہے وہ خدا جس نے ہمارے لئے ایسے انسان کو بھیجا۔

(الحکم قادیان 10/جون 1900ء صفحہ 4)

مضبوط دل

میں دیکھتا ہوں کہ کس قدر خوفناک ابتلاء اور فتنے ہمارے پیارے مسیح کے سامنے آتے ہیں۔ بعض اوقات کسی سمت سے بظاہر چھکے چھڑا دینے والی خبر کان میں پڑتی ہے اور کبھی ایک معمولی انسان کو قطعاً مایوس کر دینے والی بات واقع ہو جاتی ہے۔ مگر یہ کیسا قلب ہے کہ اسے جنبش تک نہیں ہوتی۔ پیش نظر کتاب کی تصنیف میں۔ پیش دست شغل کے سرانجام میں کوئی روک اور کوئی تردد رونما نہیں ہوتا۔ پانچ وقت (بیت) میں آنے میں کوئی خلل اضطراب واقع ہو جائے۔ خدام سے حسب معمول خندہ پیشانی سے پیش آنے اور لطف و کرم اور بسط و بے تکلفی سے باتیں کرنے میں کوئی فرق پڑ جائے۔ اور گھر میں بچوں کے معمولاً سوال پر سوال کرنے، دق کرنے اور ستانے سے کوئی چڑ چڑا پن کا نشان دکھائے۔ اپنی محترمہ رفیقہ سے کسی وقت ایسی آواز ہی سے بول اٹھے جس سے درشتی اور کرختی کی بو آئے۔ ان باتوں میں سے کبھی بھی کوئی آشکار نہیں ہوتی۔

(الحکم قادیان 10 جولائی 1899ء ص 1)

راہ خدا کا زیور

مجھے خوب یاد ہے کہ جس روز ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب قادیان میں حضرت کے مکان کی تلاشی کے لئے آئے تھے اور قبل از وقت اس کا کوئی پتا اور خبر نہ تھی اور نہ ہو سکتی تھی۔

اس کی صبح کو کہیں سے ہمارے میر صاحب (حضرت میر ناصر نواب صاحب) نے سن لیا کہ آج وارنٹ ہتھکڑی سمیت آوے گا۔ میر صاحب حواس باختہ سراز پا نشناختہ حضرت کو اس کی خبر کرنے اندر دوڑے گئے اور غلبہ رقت کی وجہ سے بصد مشکل اس ناگوار خبر کو منہ سے برقع اتارا۔ حضرت اس وقت ''نور القرآن'' لکھ رہے تھے۔ اور بڑا ہی لطیف اور نازک مضمون در پیش تھا۔ سر اٹھا کر اور مسکرا کر فرمایا کہ میر صاحب لوگ دنیا کی خوشیوں میں چاندی سونے کے کنگن پہنا ہی کرتے ہیں۔ ہم سمجھ لیں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لوہے کے کنگن پہن لئے۔ پھر ذرا تامل کے بعد فرمایا مگر ایسا نہ ہو گا کیونکہ خدا تعالیٰ کی اپنی گورنمنٹ کے مصالح ہوتے ہیں وہ اپنے خلفائے مامورین کی ایسی رسوائی پسند نہیں کرتا۔

(الحکم قادیان 10 جولائی 1899ء ص 1-2)

دعا نہایت نازک امر ہے

بہت سے خطوط حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دعا کے لئے آتے ہیں۔ اور جواب میں لکھا جاتا ہے کہ دعا کی گئی اور یہ واقعی امر ہے کہ حضرت موعود دعا کی ہر درخواست پر توجہ کرتے ہیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد بعض لکھتے ہیں کہ ''کچھ فائدہ نہیں ہوا اور دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو آپ نے دعا نہیں کی یا اگر کی ہے تو توجہ سے نہیں کی''۔ یہ ایسی خطرناک ٹھوکر ہے کہ اس کا نتیجہ آخر منہ کے بل گرنا ہوتا ہے۔ میں نے ایک دن اس بارہ میں عرض کیا۔ فرمایا سخت ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ دعا کے مضمون پر پھر قلم اٹھایا جائے اور پہلے مضمون کافی ثابت نہیں ہوئے۔ فرمایا دعا نہایت نازک امر ہے۔ اس کے لئے شرط ہے کہ متدعی اور داعی میں ایسا رابطہ مستحکم ہو جائے کہ اس کا درد اس کا درد ہو جائے۔ اور اس کی خوشی اس کی خوشی ہو جائے جس طرح شیر خوار بچہ کا رونا ماں کو بے اختیار کر دیتا اور اس کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے۔ ویسے ہی متدعی

کی حالت زار اور استغاثہ پر داعی سراسر رقت اور عقد ہمت بن جائے۔
(الحکم قادیان 17/اگست 1899ء ص 1)

دینی اخوت

دعا کے معاملہ میں میں نے دیکھا ہے کہ ہمارے حضرت امام صادق کی عادت ہے کہ اگر کوئی دینی مصیبت میں گرفتار ہو تو آواز کان میں پڑتے ہی بے اختیار ہو جاتے اور پوری رقت اور عقد ہمت اپنے اندر پاتے ہیں۔ اس کو یوں سمجھو کہ اس انسان کامل کو دین سے ایسا ہی پیار ہے کہ ہمہ تن دین ہی دین ہے۔ یا یوں اسے تعبیر کرو کہ خدا تعالیٰ کی توجہ محض دین ہی کے امور کی طرف اور اس کا محبوب دین ہی ہے کہ وہ دین کے لئے دعا کو فوراً سنتا ہے۔
(الحکم قادیان 17/اگست 1899ء ص 4)

دنیا کی بے بضاعتی

میرے سامنے کی بات ہے ایک نوجوان نے آپ کے حضور میں دنیا کے مصائب کی کہانی شروع کی اور طرح طرح کے ہم و غم بیان کئے۔ آپ نے بہت سمجھایا کہ ہمہ تن ان امور میں کھویا جانا خسارت آخرت کے موجب ہوتا ہے۔ اس قدر جزع فزع مومن کو نہیں چاہئے۔ آخر وہ زور زور سے رونے لگا۔ حضرت اقدس باوجود جبلی رحم و کرم اور نہایت ہی رقیق طبیعت ہونے کے ایسے خفا ہوئے کہ میں حیران ہو گیا۔ اسے کہا بس کرو۔ میں ایسے رونے کو جہنم کا موجب جانتا ہوں۔ میرے نزدیک جو آنسو دنیا کے ہم و غم میں گرائے جاتے ہیں۔ وہ آگ ہیں جو بہانے والے کو ہی جلا دیتے ہیں۔ میرا دل سخت ہو جاتا ہے ایسے شخص کے حال کو دیکھ کر جو ایسی جیفہ کی تڑپ میں کڑھتا ہے۔
(الحکم قادیان 17/اگست 1899ء ص 4)

توکل کا سرور

ایک روز میں حضور اقدس کی خدمت میں اندر بیٹھا تھا۔ خدا تعالیٰ پر توکل کی بات چل پڑی۔ حضور اقدس نے فرمایا۔ میں اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہوں جیسے سخت حبس ہوتا اور گرمی کمال شدت کو پہنچ جاتی ہے۔ لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہو گی۔ ایسا ہی جب اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں۔ تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا کہ جب میرا کیسہ خالی ہوتا ہے جو ذوق و سرور خدا تعالیٰ پر توکل کا اس وقت مجھے حاصل ہوتا ہے۔ میں اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا۔ اور وہ حالت بہت ہی زیادہ راحت بخش اور طمانیت انگیز ہوتی ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ کیسہ بھرا ہوا ہو۔
(الحکم قادیان 17/اگست 1899ء ص 4)

☆☆☆

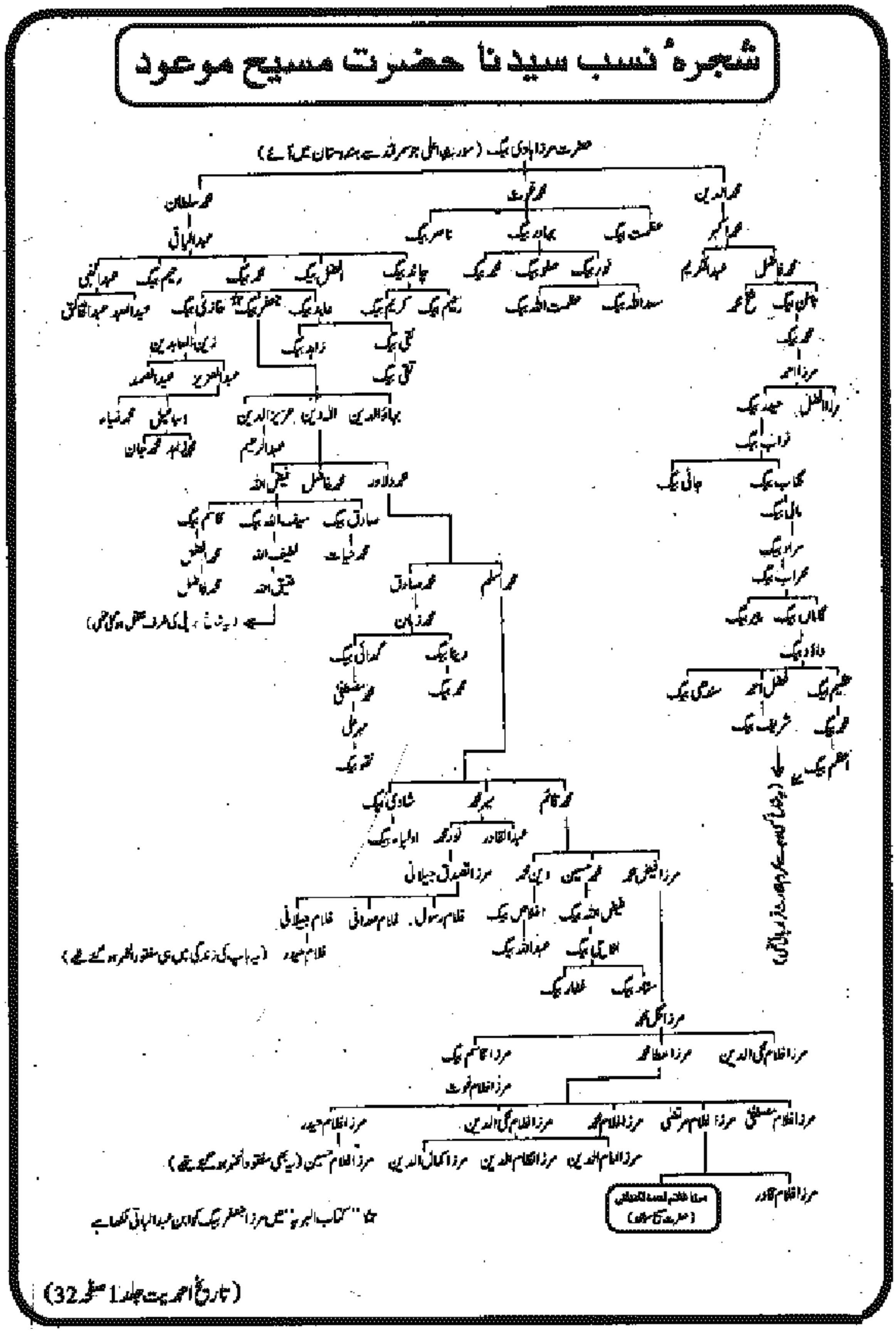

قدیم مملکت ایران

پیر محمد کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں۔

چھٹی صدی عیسوی میں مملکت ایران کا حدود اربعہ وہ نہیں تھا جو آج کے ایران کا ہے موجودہ دور کی بہت سی آزاد مملکتیں اس وقت ایران کا ایک حصہ تھیں ول ڈیورانٹ (Will Durrant) اپنی مشہور کتاب (The age of faith) میں رقمطراز ہے۔

تیسری صدی عیسوی کا ایران (چھٹی صدی میں بھی یہی حالات تھے) مندرجہ ذیل ممالک پر مشتمل تھا افغانستان، بلوچستان، سودیانہ (Sogdiana) بلخ اور عراق موجودہ پرشیا جس کو فارس کہتے ہیں یہ اس وقت کی مملکت کا ایک جنوب مشرقی صوبہ تھا اس کو ایران کہنے کی وجہ یہ تھی کہ یہ آریوں کا ملک تھا۔
(دی ایج آف فیتھ صفحہ 136)

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں اس کی مزید وضاحت کی گئی ہے۔

یہ سلطنت بلوچستان، کچ، مکران، کرمان، غور، بامیان، ہندوکش، سیستان، زابلستان، خراسان، ماوراء النہر، رشت، اصفہان، مازندران، استر آباد، گرگان، فارس، لارستان، خوزستان، افغانستان، کابلستان، پنجاب، کردستان، شیروان، بابل، موصل اور دیار بکر پر مشتمل تھی۔
(دائرہ معارف اسلامیہ اردو صفحہ 627 جلد 3 طبع اول 1968ء)
(ضیاء النبی جلد اول ص 37 ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

23 مارچ 1889ء

احیاء دیں کے واسطے تیئیس مارچ کو
چالیس جاں نثاروں نے اک عہد نو کیا
اے وقت کے امام اے ملت کے پاسباں
حاضر ہیں جان و مال پئے مرضی خدا

چوہدری شبیر احمد

طاہر پراپرٹی سنٹر
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
پروپرائٹر۔ منیر احمد
6212647
فون دکان: 6215378-Mob:0300-7701735
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 دارالرحمت شرقی جنوب مارکیٹ ربوہ

صحت ایک نعمت ہے سائیکل چلایئے اور صحت مند رہیے
اشفاق سائیکل سٹور ربوہ
اور اب بے بی سائیکل کی مکمل ورائٹی کے ساتھ
ہمارے ہاں انٹرنیشنل معیار کے مطابق ہر قسم کی سائیکل کی ورائٹی موجود ہے۔
اب چائنہ کے اصلی سائیکل چین بند بھی دستیاب ہیں
25 سال سے احباب جماعت کی خدمت میں پیش پیش
پروپرائٹرز شیخ اشفاق احمد، شیخ نوید احمد
فون دکان: 047-6213652-Mob:0333-6704046

FOR ALL TYPES OF DIGITAL FLEX SIGNS & BOARDS.
ADVERTISE
CONTACT
N.H.A REGISTERED
OUTDOOR ADVERTISER
AHMED Packages
RABWAH-FAISALABAD
SRGD - 0476-211021
LAHORE: 0300-4598740
H.O. RAWALPINDI CANTT.
051-5464412-5478737

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون: 047-6211538
خورشید
تریاق اٹھرا: امراض اٹھرا کی کامیاب ترین دوا
نور نظر: اولاد نرینہ کی مشہور عالم گولیاں بفضلہ تعالیٰ
80% سے زائد نتائج۔ حب امید: معین حمل گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

4½ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
T.V۔ گیزر۔ ائیر کنڈیشنر
سپلٹ۔ ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
7231680
7231681
7223204
7353105
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پاکستان ہوٹل نزد ہوٹل پیلا گرانڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
Email:uepak@hotmail.com

نئی پرانی گاڑیوں کا مرکز
محمود موٹرز
رابطہ: مظفر محمود
فون 5162672، 5170255
555A

میراج ہوٹل اینڈ بینکوئیٹ ہال لاہور
گھر سے دور گھر جیسا ہوٹل، انارکلی فوڈ سٹریٹ سے چند قدم کے فاصلے پر۔ آرام دہ ائیر کنڈیشنڈ کمرے
جدید سہولتوں سے آراستہ۔ ریٹ نہایت مناسب
شادی و دیگر تقریبات کیلئے پچاس سے چھ سو افراد کی گنجائش والے کشادہ ائیر کنڈیشنڈ ہالز بھی دستیاب ہیں۔
آؤٹ ڈور کیٹرنگ کی سہولت بھی موجود ہے۔
فون 042-7238126-7, 042-7241488-90
فیکس: 042-7246344
ای میل:۔ miragenon@yahoo.com
21 لیک روڈ۔ پرانی انارکلی لاہور

ربوہ میں ایک منفرد اور اعلیٰ ذائقے کا مرکز
علی تکہ شاپ
تکے و شامی کباب، چکن تکہ کے ساتھ
اب نئی پیشکش معیاری چکن و بیف برگر
پروپرائٹر محمد اکبر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212041

ہر لحاظ سے قابل اعتماد مختلف رنگوں میں دستیاب
سونی سائیکل
اور دیگر سپیئر پارٹس مارکیٹ سے دستیاب ہیں
5 سال کی گارنٹی
پیارے بچوں کے لئے خوبصورت تحفہ
پاکستانی تحفے بین الاقوامی معیار کے ساتھ
پاکستانی مصنوعات خریدیے
تیار کردہ: سونی سائیکل انڈسٹریز، لاہور
فون: 7142610
7142613
7142623
فیکس: 7142093

PREMIER EXCHANGE CO. `B' PVT. LTD.
DEALS IN ALL FOREIGN CURRENCIES
State Bank Licence No.11
یو ایس ڈالر۔ پاؤنڈ سٹرلنگ۔ یورو۔ درہم۔ سعودی ریال۔ جاپانی ین۔ کینیڈین ڈالر
و دیگر فارن کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
PREMIER
EXCHANGE CO. `B' PVT.LTD.
فون نمبر 047-6212974
فیکس نمبر: 6215068
پریمیئر کرنسی ایکسچینج
WESTERN UNION
زاہد برادرز
شاپ نمبر 4 بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ (نزد نسیم جیولرز) دکان گلی کے اندر ہے۔

نورتن جیولرز ربوہ

فون گھر 6214214

فون دکان 6216216 :047-6211971

شوگر میٹر اور ہر قسم شوگر میٹر کی سٹرپس، ڈیجیٹل بلڈ پریشر میٹر، نیبولائزر، سرجیکل آلات، ہسپتال فرنیچر، ہسپتال کلاتھ، سلمنگ آلات، ایب کنگ، بیوٹو سونا بیلٹ، جاگنگ مشین، آلہ سماعت، وہیل چیئرز، کموڈ چیئرز

کلینکل لیبارٹری کا مکمل سامان

طاہر سرجیکل اینڈ سائنٹیفک ٹریڈرز

سٹی روڈ بلاک نمبر 10 سرگودھا — پروپرائٹر: ظہیر احمد طاہر

فون 048-3726395-0483001316-0333-6781330

مسلسل تحقیق اور تجربات کا نچوڑ

ہیپاٹائٹس (یرقان) کی موجودہ وبا کیلئے خاص طور پر تیار کردہ

ہیپاٹانک اور شربت راحت

محمود یونانی دواخانہ

منگوانے کا پتہ

نزد بیت المہدی گولبازار ربوہ

فون دواخانہ 047-6211485 رہائش 047-6215685

موبائل 0333-9791385

چاندی میں ما شاء اللہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس

یادگار روڈ ربوہ فون: 047-6213158

گجر پراپرٹی سنٹر

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

فون آفس: 047-6215857

اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ

بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ

طالب دعا: شبیر احمد گجر

موبائل: 0301-7970410-0300-7710731

نواز سیٹلائٹ

پروپرائٹر: شوکت ریاض قریشی

MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے ڈیجیٹل ریسیور اور UPS بارعایت دستیاب ہیں۔

3 ہال روڈ لاہور Off:042-7351722

Mob:0300-9419235 Res:5844776

Services: Offset Printing • Stickers • Computerized Cut Stickers • Crystal Coated Labels • Shields & Souvenirs • Promotional Items

3-D HOLOGRAM STICKERS & SEALS

Aluminium Nameplates, Panels for Household Items & Agricultural Machinery etc

Computerized Photo ID Cards — Holy Gifts in Metallic Mounts

Providing Quality Printing Services Since 1950

MULTICOLOUR INTERNATIONAL

12/C, Gulshanpura, Lahore, Pakistan

اوکاڑہ کے قدیمی احمدی عینک ساز

عنایت علی سنز آپٹیشنز

تحصیل بازار اوکاڑہ

طالب دعا: کرنل (ر) ظفر علی۔ چوہدری فاروق احمد

فون شوروم 044-2513044 فون رہائش 2:20644

موبائل 0300-6962144

ھو الشافی — ھو الناصر

مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری

زیر سرپرستی مقبول احمد خان

زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی

بس سٹاپ بستان افغاناں۔ تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال

احمد ٹاؤن وارڈ وغیرہ والا جی ٹی روڈ لاہور

SHARIF JEWELLERS

047-6212515-047-6214750

العطاء جیولرز

DT-145-C کری روڈ

ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی

پروپرائٹر۔ طاہر محمود ☎ 4844986

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال

اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ریشمی مخمل، ڈیزائنر، کوشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکرگڑھ

12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎

042-6306163-6368130 Fax:042-6368134

E-mail:amcpk@brain.net.pk

CELL#0300-4505055

سامان زری و سلائی کڑھائی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہے

ایم ایم نگی بٹن زری سٹور

ریل بازار اوکاڑہ

طالب دعا: نفیس احمد۔ ودود احمد

فون آفس: 044-2523615-2510968

موبائل: 0300-6968864

زرعی و کمرشل جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

الحمد پراپرٹی سینٹر

اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائٹر: نصیر احمد

موبائل: 0301-7963055

دفتر: 6215751 رہائش ☎ 047-6214228

نسیم جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دوکان 6212837 رہائش 6214321

جنود ڈینٹل لیبارٹری

بلاک 12 سرگودھا

فل سیٹ، فکس دانت، برج، کراؤن، پورسلین ورک کیلئے

فون: 048-3713878 موبائل: 0320-5741490

Email:m.jonnud@yahoo.com

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

شاہد اسٹیٹ ایجنسی

مین۔ بازار شادکالونی لاہور کینٹ

طالب دعا: شاہد مسعود

فون آفس 5745695 موبائل: 0320-4620481

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805

یادگار روڈ ربوہ

اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں

Tel:6211550 Fax 047-6212980

Mob:0333-6700663

E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

خوشخبری، خوشخبری، خوشخبری

جلسہ سالانہ یو۔کے 2006ء

نہایت ارزاں ایئر ٹکٹ، کنفرم سیٹ، ویزہ کے سلسلہ میں مکمل رہنمائی اور کاغذات کی تیاری میں مدد، اسپانسر شپ اور بغیر اسپانسر شپ کیسز کی انکوائری اور FEDEX میں جمع کروانے کی سہولت مسترد شدہ کیسز کا ریویو

فارن کوالیفائیڈ پروفیشنلز کی زیر نگرانی تمام کیسز کی تیاری

آپ کے 18 سالہ اعتماد کے ضامن

NOBLEMAN TRAVEL CONSULTANTS

8-Masroor Plaza Aqsa Chowk Rabwah

4-A 1st FLR,Mahmood Plaza Blue Area Islamabad

PH:047-6215673,051-2871391

2871450,7111163

الاحمد الیکٹرک سٹور

ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے

سپیشلسٹ۔ ڈومیسٹک وائرنگ، پیش بکس۔ والٹن روڈ

فون 042-666-1182

موبائل 0333-4277382

0333-4398382

1970ء سے خالص سونے کے زیورات بنانے والے

البشیر جیولرز

گولڈن سٹریٹ ریل بازار چوکی

فون شوروم: 049-4423173

فون رہائش: 049-4423359

موبائل: 0300-4146148-0333-6553984

اعلیٰ زیورات ملبوسات نفاست اور جدت کے ساتھ

البشیرز پیج جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

فون شوروم: 047-6214510

فون رہائش: 047-6214757

Mobile- 0300-7719749-0333-6717001

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

افضل روم کولر گیزر

بھاری چادر کے لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ گیزر تیار کروائیں نیز پرانا گیزر بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

فیکٹری: 265-16-B1 کالج روڈ نزد واکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

042-5114822-5118096

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

افضل جیولرز

چوک یادگار ربوہ

فون شوروم 047-6213649 فون 047-6211649

میاں غلام مرتضیٰ محمود

ترقی کی جانب ایک اور قدم نام ہی کافی ہے

کاشف جیولرز

گولبازار ربوہ

فون شوروم 047-6215747 فون 047-6211649

ماشاء اللہ روم کولرز

طالب دعا: ...

AC کا نعم البدل فین بلور اور ڈکٹ والے کولر انرجی سیور موٹر کے ساتھ مختلف سائزوں میں دستیاب ہیں۔ نیز پرانے کولر کی ریپئرنگ کروائیں۔ خوشبودار خس بھی دستیاب ہے۔

17-10-B-1 کالج روڈ نزد واکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

فون: 042-5153706-0300-9477683

عثمان الیکٹرونکس اینڈ موبائل کارنرز

☎ 042-7353105

ہر کمپنی کے موبائل، یونیورسل چارجر، Universal Sim Connections کارڈ ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں

1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

طالب دعا: ذیشان قمر

Email:uepak@hotmail.com

C.P.L 29-FD